بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الحمد للہ والمنة کہ این مجالہ نادرہ مشتمل بر لطائف و ظرائف عجیبہ غریبہ موسوم بہ
حکایات نادرہ
باہتمام ابو الحسنات قطب الدین

چنانچہ حکمانے کہا ہے کہ کرین اک وقت بحث علم و تدریس ہو کہ جس سے ہے کمال نفس انسان
کبھی ہو شعر و شطرنج و حکایات ❊ کہ ہو مسرور و خوش خاطر پریشان ❊ معلوم فرماوین کہ
مزاح اور مطایبہ یعنے خوش طبعی کے کئی درجے اور چند مرتبے ہین اور ہر درجہ اور مرتبہ کے
جدا جدا نام اور علیحدہ علیحدہ حکم ہین یعنے اگر خوش طبعی باعتدال اور بموقع ہو تو وہ
ملال اور کلفت کو دور کرتی ہے اور باعث زیادتی انس اور الفت کی ہوتی ہے اور
یہ جائز ہے اور اگر خوش طبعی بافراط زیادتی اور بیموقع ہو تو وہ تمسخر اور ناجائز ہے اور
اگر بتفریط و کمی ہو تو وہ بدخلقی ہے کہ مذموم ہے اور افراط و تفریط کے وسط کو
اور زیادتی و کمی کا مرتبہ بشاشت اور حسن معاشرت ہے کہ یہ ممدوح اور مطلوب ہے
معلوم فرماوین کہ حضرت رسالت مآب سید الاولین و الآخرین افضل الانبیاء و المرسلین
[illegible] علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین با فضل الصلوات و اکمل سلام الملک المبین
و مطایبہ یعنے خوش طبعی [illegible] آپ [illegible] قسم کا تھا کہ بین حسن معا
[illegible] خلاق تھا کبھی ہو اگر کوئی بات سوائے صدق و حق اوس زبان
ترجمان سے مذکور ہو اور ہرگز نہ تھا کہ کوئی امر خلاف صواب و راستی آپ کے
حاشا و کلا آنحضرت الاحباب کے نسبت یا ارباب مجلس اور صحبت کی جانب ایسا گمان
کرین اور اپنے ہزلیات اور لغویات کو موافق مزاح پیغمبری اور مطابق مطایبہ
[illegible] علی آلہ الکرام و اصحابہ العظام افضل الصلوات و السلام من اللہ الملک العلام کے
اگر بموقع اور محل پر اوسی مطایبہ اور مزاح کو مذکور کرین اور اوس سے اپنے کلام
اور ظرافت پیدا یا مثل [illegible] سکے سے تکلم کرین اور کلام کی زیب و رونق [illegible]
تو اس صورت مین اپنی سعادت اور فخر سمجھین یہان مطایبات نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ
و اصحابہ و سلم سے بطور مثال کے چند ایک تحریر کیے ہین کہ اونکو بجائے عجایب
اور محاسن سمجھین چنانچہ مروی ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے
عرض کی کہ مجھے سوار کر دین آپ نے ارشاد کیا کہ تجھکو سوار کر دین گے ولد ناقہ پر اوس نے
عرض کی کہ مین ولد ناقہ کیا کرونگا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اونٹنی نہین جنتی مگر ولد ناقہ اور مروی ہے

عوف بن مالک سے کہ کہا عوف نے حاضر ہوا مین بیچ جناب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے غزوہ تبوک مین اور آپ اوسوقت رونق بخش قبہ چرمی کے تھے پس
مین نے سلام عرض کیا آپ نے جواب عنایت فرمایا اور فرمایا کہ داخل ہو تو یعنے آؤ
قبہ کے اندر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آیا مین سارا پورا داخل ہو جاؤن
یا البعض آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو سب کا سب پورا سارا داخل ہو واضح ہو کہ یہ قبہ صغیر
اور چھوٹا تھا اونھون نے اوسکے صغر پر نظر کرکے بطور خوش طبعی کے عرض کیا کہ مین سارا
داخل ہون یا البعض یعنے اشارہ ہے اس بات پر کہ قبہ اپنے صغر سے گنجائش اسکی نہین رکھتا
کہ مین تمام اسمین آسکون اور مروی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اونھون نے
کہ فرمایا مجھے حضرت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم نے یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ
یعنے اے صاحب دو کان کے اور اے دو کان والا جو کہ ظاہر لفظ سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہ صفت
دو کان ہونے کی خاص انھین مین سے ہے اور دن مین نہین ہے اس اعتبار سے یہ مزاح اور
خوش طبعی ہی اور حقیقت مین مدح ہی حضرت انس کی کہ گویا خبرداری اور بیداری مین اوروں سے
تم دو سنے اور زیادہ ہو یا اشارہ ہی اس بات کا کہ چاہیے کہ تیقظ اور سماعت مین ای انس
تم زیادتی حاصل کرو یعنے اوروں مین جو قوت سماعت اور طاقت شنوائی ہی تم مین اوس سے
دونی اور زیادہ ہو اور شرح شمائل وغیرہ مین لکھا ہی کہ لفظ ذا اذنین مین احتمال ہے کہ اونکی
دو گوش قدر معتاد سے زیادہ یا کم ہون اور مروی ہے کہ ایک عورت پیرزال نے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ میرے واسطے اللہ تعالی سے دعا کرین
کہ مجھے جنت مین داخل کرے آپ نے ارشاد فرمایا کہ عورتین بوڑھی پیرزال جنت مین نہین جاوینگی
وہ عورت سنکر واپس آئی درحالیکہ روتی تھی پس فرمایا جناب سرور عالم علیہ وعلی آلہ
الصلوٰۃ والسلام نے کہ خبر دو اوسکو کہ بوڑھی عورت نہ داخل ہوگی بہشت مین اسطرح پہ
کہ وہ حالت بوڑھاپے مین ہو بلکہ داخل ہوینگی جوان ہوکر کیونکہ اللہ تعالی وتبارک نے
قرآن مجید مین فرمایا ہے اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا یعنے
تحقیق کہ ہم پیدا کرینگے عورات دنیا کو پیدا کرنا نیا اور کرینگے اونکو جوان بکر ہمعمر وفقط

(۱) خلیفہ بغداد کو واسطے تیاری عمارت اپنی کے ایک ستون بہت بلند مطلوب تھا اگرچہ ملتا تھا مگر راست نایاب تھا بعض درت اطراف و جوانب کو پروانہ تحریر کیے کہ سیدھا جہاں ملے لاوین بعد تفحص بسیار اور تجسس بے شمار جیسا مطلب تھا ویسا ہی ملا جبکہ اسکو شہر بغداد کے نزدیک لائے خلیفہ ایک خلق انبوہ کے ہمراہ اوسکے استقبال کو گئے اتفاقاً بہلول دانا نے بھی ادہر گزر کیا اور انبوہ کو چیر کر قریب ستون کے پہونچے اور ایکدم ستون سے سرگوشی کی خلیفہ نے از روے تعجب کے پوچھا کہ ای بہلول آپنے کیا کہنا بہلول نے جواب دیا کہ مین نے ستون سے پوچھا کہ تو ایک لکڑی ہے مگر تیرے اعزاز و اکرام کا اسقدر کیا باعث ہے کہ خلیفہ زمان خود سوار ہوکر تیری استقبال کو آیا ہے ستون نے جواب دیا کہ راستی میری سبب اسقدر اعزاز و منزلت میرے کی ہوئی

(۲) ایک نے حکماسے کسی جوان کو دیکھا کہ پوست پلنگ یعنے چمڑا چیتے کا گھوڑی کی زین پر ڈال کر تبفاخر اتراتا جاتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ یہ پوست جو کہ پشت چیتے پر چھوڑا تو گھوڑے کے زین پر کیونکر چھوڑین گے (۳) ایک مالدار نے کسی دانا سے کہا کہ سو دینار طلا تجھکو دینا چاہتا ہون دانا نے جواب دیا کہ اگر تو دیگا تیری حق مین بہتر ہے اور اگر نہ دیگا میرے حق مین بہتر ہے کہ تیرے بار احسان سے مین خلاص ہونگا

(۴) ایک شخص بر سر راہ حجاج بن یوسف کے بیٹھا اور سوال کیا حجاج نے کچھ ندیا وہ شخص آگے دور گیا اور دوسری جانب کھڑا ہوا اور پھر اوس سے سوال کیا حجاج نے کہا کہ اے بیوقوف ابھی تونے اُس جگہہ سوال کیا تھا اور مین نے تجھے کچھ ندیا پھر تونے کیون آکر سوال کیا اوسنے کہا کہ بعض مقام میمنت اور برکت والا ہوتا ہے اور بعض نحوست والا اول مین نے جس جگہ سوال کیا تھا وہ جگہ مجہہ نحس اور مشوم تھی کہ تونے مجھے کچھ نہین دیا اس سبب سے مین یہان آیا کہ شاید یہ مقام مبارک ہو حجاج خوش ہوا اور اسکو کچھ بخشا

(۵) ایک لڑکے سے پوچھا کہ تو چاہتا ہے تیرا باپ مرجاوے تاکہ تجھے اسکی میراث ملجاوے کہا نہین چاہتا مگر یہ چاہتا ہون کہ کوئی اوسکو مارڈالے تاکہ مجھے جسطرح اوسکا مال میراث ملے اوسکا خونبہا بھی ملے یعنے ہان اوسکا مال جسطرح میراث لونگا اوسی طرح اوسکا خونبہا اور

دیت بھی لونگا (۶) ایک شخص ظریف خوش طبع کسی طبیب کے پسر کے ساتھ
کہین جاتا تھا مابین کلام کہ ہر قسم کے ہوتے جاتے تھے بطور مزاح اوسی ظریف نے
حکیم کے لڑکے سے پوچھا کہ بوسہ گرم ہے یا سرد لڑکے نے جواب دیا کہ مین نے کبھی تجربہ
نہین کیا مگر اسقدر معلوم ہے کہ بوسہ بہت بادانگیز ہے (۷) ایک شخص معتصم باللہ کے
پاس آیا اور دعوی نبوت کا کیا معتصم باللہ نے پوچھا کہ تیرے دعوی نبوت پر
معجزہ اور گواہ کیا ہے جواب دیا کہ مردہ کو زندہ کرتا ہون معتصم نے کہا کہ اگر یہ معجزہ
تجھسے ظاہر ہوا تو مین تجھپر ایمان لاؤنگا ورنہ تجھکو قتل کردونگا اوسنے یہ بات قبول کی
اور شمشیر آبدار طلب کی معتصم نے اپنی تلوار خاص اوسکے ہاتھ مین دی اوس شخص نے
کہا کہ ای خلیفہ تو دیکھ کہ تیرے روبرو مین تیرے وزیر کا سر کاٹتا ہون کہ وہ مر جاوے
اور فی الحال اوسکو زندہ کردونگا خلیفہ نے کہا اچھا بہتر اوس شخص نے وزیر سے کہا کہ تو
اب کیا کہتا ہے وزیر نے عرض کی کہ اے خلیفہ میرے نزدیک اپنے تئین قتل کرانا دشوار ہے
تو گواہ ہو کہ مین بلا قتل اسپر ایمان لایا معتصم باللہ خوش ہوا اور اوس وزیر کو خلعت بخشا
اور مدعی نبوت کو یہ جانکر کہ محتاجی سے ایسا کام کیا ہے انعام دیکر سرفراز فرمایا (۸) ایک
اعرابی موسی نامے صبح کے وقت وضو کرتا تھا کہ اوسکو ایک کیسہ پر از زر ملا اور اوسی وقت
اقامت نماز جماعت بھی ہوئی اوسنے کیسہ سیدھے ہاتھ مین لیا اور دوڑکر صف مین شامل ہوکر
کھڑا ہوگیا اتفاقاً امام نے بعد فاتحہ کے قراۃ مین یہ آیہ پڑھی وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ
يَا مُوسَى یعنے کیا ہے تیرے سیدھے ہاتھ مین اے موسی آخر آیہ تک اعرابی نے کہا
وَاللّٰهِ لَأَنْتَ سَاحِرٌ یعنے قسم خدا کی کہ تو جادوگر ہے اور کیسہ محراب مین پھینککر
بھاگا اس خوف سے کہ کہین مجکو چوری کی تہمت مین نہ پکڑا مین (۹) ایک شخص گوسپند
کسی کا پکڑکر اپنے گھر لیگیا اور ذبح کیا ایک مرد نے اوس سے کہا کہ تو نے بغیر اجازت
اوسکے مالک کے اسمین تصرف کیا قیامت مین تو ماخوذ ہوگا اوسنے کہا کہ مین منکر ہوجاؤنگا
کہا کہ گوسپند خود حاضر ہوکر گواہی دیگا کہا کہ جب وہ خود آویگا تو مین ہان کان اوسکا پکڑکر
اوسکے مالک کے حوالہ کردونگا (۱۰) ایک بخیل سے کسی نے پوچھا کہ بہادر لوگون کا کون ہے

تھا وہ کہ لوگون کے روٹی کھانے کی آواز اوسکے کان مین پہونچی اور زہرہ اوسکا پانی ہو
(۱۱) ایک عالم فاضل ایک حکیم کے پاس آیا اور کہا کہ یہ جو مذکور ہے کہ طعام
بعد کھانے کے دیگ معدہ مین کشاکب ہوتا ہے اور قوت اوسکی کبد مین سرایت کرتی ہے
اور وہان سے ماساریقا نامے عروق مین تقسیم کرتا ہے تو اس صورت مین در و سر قلیل
بسیار کی طرف عارض ہوتا ہی اور آخر کو سرسام ہوجاتا ہو اب جواب دینا چاہیے کہ سبب اسکا کیا ہے
اور علامت اسکی کیا ہی اور علاج اسکا کیا ہی یہ سنکر حکیم نے اپنے غلام سے کہا کہ اے غلام
قاموس اوٹھا دی کہ دیکھون یہ شخص کیا بکتا ہی (۱۲) ایک طبیب کو دیکھا کہ جب گورستان مین
جاتا تھا منھ پہ چادر ڈال لیتا تھا کسی نے طبیب سے اسکا سبب پوچھا کہا اس قبرستان کے مردون سے
مجھے شرم آتی ہے کیونکہ جسپر گذرتا ہون میرا ضرب خوردہ ہے اور جسکو نظر کرتا ہون میرے
شربت سے مردہ ہی (۱۳) ایک شخص خوش طبع ہمیشہ مجالس اور محافل مین مسخرگی کیا کرتا تھا
ایک زاہد نے اوس سے کہا کہ اے بدبخت تونے تمام عمر عزیز اپنی مسخرگی مین صرف کی اسے چھوڑ
ورنہ تجھے اسکے بدلے مین قیامت کو اوندھا سر کے دوزخ مین ڈالین گے اوسنے یہ سنکر
جواب دیا کہ یہ بات بھی دل لگی سے خالی نہوی (۱۴) ایک تونگر نے مجلس وعظ مین واعظ کو
ایک انگشتری دی کہ نگینہ اوسمین نہ تھا اور اس ایثار پر التماس دعا کا کیا واعظ نے دعا کی
کہ الٰہی اسکو جنت مین ایسا محل عنایت کرنا کہ جسمین چھت نہو (۱۵) سلطان اسکندر
ایک شاعر سے رنجیدہ ہوے اور ناخوش ہوکر اوسکو نکال دیا اور مال اوسکا دوسرے
شعرا پر تقسیم کر دیا اہل دربار نے اسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ شاعر کو بباعث حد درجہ
خطا کے مین نے نکلوا دیا اور اوسکا مال دوسرون کو تقسیم کیا کہ اوسکی سفارش نکرین (۱۶)
ایک نداو باش نے گناہون سے توبہ کی اور اوسی وقت داڑھی منڈوائی لوگون نے کہا کہ یہ کیا کیا
کہا اسواسطے کہ نافرمانی کے زمانہ کی تھی (۱۷) ایک شخص قاضی کے پاس آیا اور کسی پہ کچھ
دعوی کیا قاضی نے گواہ طلب کیے مدعی ایک شخص کو گواہی کے لیے لایا قاضی نے اوس سے
دریافت کیا کہ تو کچھ مسئلہ جانتا ہی یا نہین کہا ایسا جانتا ہون کہ بیان سے باہر ہے پوچھا کہ
قرآن مجید تونے پڑھا ہی کہا کہ دس قرأت سے پڑھتا ہون پوچھا کہ مردہ شوئی بھی کرتا ہے

یا نہین کہا کہ وہ خود پیشہ بلکہ بہتر میرے باپ دادونکا ہی پوچھا کہ مردہ کو جب تو غسل دیتا ہے
اور کفن پہناتا ہی اور تابوت مین رکھتا ہی تو کیا کہتا ہی کہا کہ یہ کہتا ہون کہ ای مردہ خوش ہو
کہ تو مرگیا اور جان سلامت لیگیا اور مجھے قاضی کے پاس گواہی کیواسطے نہ جانا ہوا (۱۸)
ایک شخص رستہ مین مست اور مدہوش پڑا تھا کوتوالی کے پیادے اوسپر دوڑے اور اوسکا
ہاتھ پکڑکے کہا کہ قیدخانہ کو چل کہا تم عجب احمق لوگ ہو کہ مین اگر چل سکتا تو اپنے گھر کیون نجاتا
کہ تمھارے ہمراہ قیدخانہ کو جاتا (۱۹) ایک درویش کسی کے دروازہ پر گیا اور روٹی کا
ٹکڑا مانگا لڑکی نے اندر سے جواب دیا کہ روٹی تیار نہین ہے درویش نے ایک مٹھی بھر
نمک طلب کیا دختر نے کہا نمک موجود نہین ہے درویش نے ایک گھونٹ پانی مانگا لڑکی نے
جواب دیا کہ سقا ہنوز پانی نہین لایا درویش نے کہا کہ ای دختر تیری والدہ کہان ہی کہا واسطے
تعزیت کے اقرباؤن مین گئی ہے درویش نے کہا کہ مین نے جس حال مین تمکو پایا وہ حال
لائق اسکے ہے کہ سب اقربا تمھاری تعزیت کو آئین (۲۰) ایک شخص نہایت بدشکل تھا
ناگاہ ایک روز ایک عورت اوسکے پاس آئی اور کہا کہ ای مرد مجھے کچھ کام ہے پوچھا کہ کیا
کام ہے کہا کہ بازار تک مجھپر مہربانی کرکے میری ہمراہ چل وہ شخص اوسکی ہمراہ ہوگیا عورت نے
اوسکو ایک نقاش کی دوکان پر لیجاکر کھڑا کیا اور اپنی راہ لی نقاش اوسکو دیکھکر ہنسا اوسنے
نقاش سے ہنسی کا باعث پوچھا نقاش نے کہا کہ یہ عورت چند روز سے میرے پاس
آتی تھی اور بمبالغہ کہتی تھی کہ ابلیس کی تصویر میرے واسطے بنادے اور مزدوری پوری
مجھسے لے اور مین جواب دیتا تھا کہ جس چیز کو مین نے دیکھا نہو اوسکی تصویر کیونکر کھینچون
عورت کہگئی تھی کہ تو ٹھہر جا کہ مین تیرے لیے ایک نمونہ لاتی ہون اور یہ کہکر تجھے میرے روبرو
لاکر کھڑا کیا (۲۱) ایک جماعت واسطے دعاے باران اور نماز استسقا کے باہر گئی
اور مکتب نشین لڑکون کو اپنے ہمراہ لیگئی ایک ظریف خوش طبع نے پوچھا کہ ان اطفال کو
کہان لیجاتے ہو جواب دیا کہ پانی برسنے کی دعا مانگنے کو لیے جاتے ہین کیونکہ دعا اطفال کی
مستجاب ہے ظریف نے کہا کہ ای لوگو اگر دعا لڑکون کی قبول ہوتی تو دنیا مین کوئی معلم زندہ نرہتا
(۲۲) ایک شخص شہر غور کا باشندہ ہرات مین آیا اور بازار مین جاکر دیکھا کہ خوانچہ شیرینی اور

حلویات رنگارنگ کے بھرے رکھے ہین بے اختیار ہاتھ بڑھا کر مٹھی بھر لی اور جنگل کا راہ لیا حلوائی نے
چاہا کہ اوسکو پکڑے اوسنے بچستی و چالاکی شیرینی مٹھ مین رکھ لی اور کہا کہ اب نہ تیری ہوئی اور
نہ میری مجھے کیون پکڑتا ہے (۲۳) صورت خانۂ چین مین تین صورتین کھینچی ہین مختلف
وضع کی اونمین سے ایک اس وضع پر ہے کہ گویا فکر مین بیٹھی ہے دوسری اپنا سر پیٹ رہی ہے
تیسری خوش و خرم ہے اور ہنستی ہے صورت اول کہ فکر و اندیشہ مین ہے اوسکے نیچے
لکھدیا ہے کہ یہ اس فکر مین ہے کہ مین نکاح کرون یا نکرون اور دوسری صورت کہ سر
اپنا پیٹتی ہے اوسکے نیچے لکھدیا ہے کہ یہ نکاح کرکے پشیمان ہوئی ہے اور تیسری صورت
کہ خندان و بشاش ہے اوسکے نیچے لکھدیا ہے کہ یہ اپنی عورت کو طلاق دیکر بلا سے خلاص
ہوا ہے (۲۴) ایک شخص کسی باغ مین آیا دیکھا کہ قسم قسم کے انگور پختہ ہین چند خوشہ توڑکر
ٹوکرے مین رکھے ناگاہ باغبان آیا اور اوس سے کہا کہ تو بلا اجازت کیون باغ مین آیا اسنے
جواب دیا کہ مین ازخود نہین آیا ہون بلکہ مجھے آندھی نے اوڑا کر اس باغ مین لا ڈالا باغبان نے
کہا اچھا اگر تجھے آندھی اوڑا لائی تو یہ خوشہ کسنے توڑے ہین جواب دیا کہ آندھی کی جھپٹان سے تو مجھے
لا ڈالا تھا شاید اوس سے یہ خوشے ٹوٹ گئے ہونگے باغبان نے کہا کہ اگر یہ بھی آندھی نے کیا تو ٹوکرہ
انگور سے کسنے بھرا جواب دیا کہ اس بات مین بھی حیران ہون (۲۵) ایک عورت بیوقوف مع اپنے
طفل احمق کے کسی کنوئے پر گئی کہ عمق اوسکا بہت تھا لڑکے نے کنوئے مین جھانکے دیکھا
تو عکس اپنا اوسے نظر آیا شور و غل مچایا کہ اے مان تو بھی دیکھ اس چاہ کے اندر کوئی آدمی ہے
جبکہ مان نے اپنے بیٹے کے ساتھ کنوئے مین دیکھا کہا کہ قسم ہے خدا کی اوس مرد کے
ہمراہ ایک عورت قحبہ بدکار بھی ہے (۲۶) ایک امیر خوبصورت لونڈی خریدنا چاہتا تھا
اسی خیال سے ایک کنیزک حسینہ کے سراپا کو بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ پنڈلیون پہ اوسکے بال
بڑے بڑے ہین کہا کہ اے کنیزک تو مثل طاؤس کے ہے کہ تمام بدن خوبصورت خوشنما ہے مگر پاؤن
دونون بدشکل ہین کنیزک نے جواب دیا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین کیونکہ پاؤن تیری پس پشت
رہینگے تو امیر کو کنیزک کا جواب ظریفانہ خوش معلوم ہوا اوسے خرید لیا (۲۷) امین پسر
ہارون نے ایک شخص کو نخاس مین بھیجا کہ کنیزک حسینہ خرید لائے وہ شخص نخاس گیا

اور تین کنیزین امین کے پاس لایا امین نے اونکی طرف نظر کی اور پوچھا کہ تم مین سے کیسے
خریدون ایک نے اونمین سے کہا کہ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ
دوسری نے اونمین سے کہا کہ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تیسری نے کہا کہ
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى امین کو یہ اقتباسات خوش آئے اور سبکو خرید لیا
(۲۸) ایک روز ہارون رشید نے فضل بن ربیع سے کہا کہ کل رات کو مجھے دو کنیزین جسینہ
ملی تھین اونمین سے ایک کا نام مکی اور دوسری کا نام مدنی تھا ناگاہ مالش کے درمیان مدنی نے
ہاتھ بڑھا کر شرمگاہ تک پہونچایا اور مجھے منتشر کیا مکی نے اوسکو منع کیا اور اوسپر غالب ہوئی
مدنی نے کہا کہ اے مکی تو کیون مجھپر زور آوری کرتی ہے اور حالانکہ مین اسکے لائق تر ہون
بحکم اس قول کے کہ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتًا فَهِيَ لَهٗ یعنے جسنے کہ زمین مردہ کو زندہ اور
آباد کیا وہ زمین اوسی کا حق ہے مکی نے کہا کہ اے مدنی چپ اور خاموش ہو کہ مین اسکے
سزاوار تر ہون بحکم اس قول کے لَيْسَ الصَّيْدُ لِمَنْ اَثَارَهٗ وَلٰكِنْ لِمَنْ اَخَذَهٗ
یعنے نہین ہے شکار اوسکا کہ بر انگیختہ کیا اوسکو بلکہ اوسکا ہے کہ پکڑے اوسکو ہارون رشید
یہ حکایت بیان کرتے تھے اور ہنستے تھے (۲۹) ایک شخص اپنے گھر مین بیٹھا تھا اور اوسکی
چار برس کی لڑکی گھر مین کھیلتی تھی ناگاہ ایک جنازہ دور سے ظاہر ہوا لڑکی نے کبھی جنازہ
نہین دیکھا تھا پوچھا کہ اے بابا یہ کیا ہے جواب دیا کہ یہ آدمی مردہ ہے کہ اسکو صندوق مین رکھا ہے
اور ایسی جگہ لیجاتے ہین کہ وہان شمع و چراغ نہین ہے نہ روشنی ہے نہ فرش نہ نور ہے
نہ بچھونا نہ خورش ہے نہ پوشش نہ روٹی ہے نہ پانی لڑکی نے کہا ہمارے گھر مین کیون نہین لاتے
یعنے کہ یہ اوصاف ہمارے گھر مین موصوف ہے (۳۰) حنظل ایک پھل معروف ہے جسے ہندی مین
اندرائن کہتے ہین بہت کڑوا ہوتا ہے اور ایک عرب کا بھی یہی نام تھا اور اوسکے پسر کا
نام مرہ تھا اوسکے معنے بھی تلخ کے ہین ایک روز باپ اپنے لڑکے پر خفا ہوا اور کہا
کہ اے مرہ تو اپنے نام کی مانند تلخ ہی ہے بیٹے نے جواب دیا کہ تو خود انصاف کر حنظل کسقدر شیرین ہے
باپ نے کہا کہ گویا تو جنس آدمی سے نہین ہے پسر نے جواب دیا کہ جو بیٹا مثل اپنے باپ کے
نہو حرامی ہوتا ہے (۳۱) ابو العیناء نے ایک روز اپنے پسر خردسال سے کسی بات پر

خفا ہوکر کہا ای حرامزادے پسر نے جواب دیا کہ واللہ تو نے اپنی بی بی کی خوب نگہبانی کی
ابو العینا پسر کے جواب سے حیران اور شرمندہ ہوا (۳۲) ایک بہرا آدمی کسی بیمار کی
عیادت کے لیے چلا راہ مین خیال کیا کہ جب مین اوسکے سرہانے پہونچونگا اور بیٹھونگا تو
پوچھونگا کہ تیرا کیا حال ہے وہ جواب دیگا کہ شکر ہے پھر پوچھونگا کہ غذا کیا کہاتا ہی جواب دیگا
کہ آش جو کہاتا ہون پھر پوچھونگا کہ تیرا معالج طبیب کون ہے جواب دیگا کہ فلانا ہے غرضکہ
یہ خیال کرتا ہوا بیمار کے پاس پہونچا اوسوقت مریض کچھ خفا اور ناخوش تھا اوسنے پوچھا کہ تیرا
کیا حال ہے بیمار نے جواب دیا کہ بحال موت گرفتار ہون اور عنقریب مرنے والا ہون اور
بہرے نے کہا الحمد للہ پھر پوچھا کہ غذا کیا ہے بیمار نے جواب سخت دیا کہ زہر اور زقوم کی غذا ہے
بہرے نے کہا نوش جان ہو پھر پوچھا کہ کون طبیب معالج ہی بیمار نے جواب تند و تیز دیا کہ معالج
عزرائیل ہین بہرے نے کہا کہ قدم اونکا مبارک ہو (۳۳) ایک شخص احول یعنے بہنگا کسی
طبیب کے پاس گیا اور کہا کہ مین ایک چیز کو دو دیکھتا ہون میری آنکھون کا علاج کیجیے کیونکہ مین
اس مرض سے نہایت تکلیف اور غلطی اور تشویش مین رہتا ہون یہ سنکر طبیب نے سر اوٹھایا
اور غور کر کے کہا کہ تم چارون شخص جو میرے پاس علاج کے واسطے آئے ہو سب ایک مرض کے
بیمار ہو یہ بات طبیب کی بیمار نے سنکے فریاد کی کہ واویلاہ مین یہان علاج کو آیا تھا کہ ایک کا
دو دیکھنا موقوف ہو مگر طبیب پر اور مقام افسوس ہے کہ ایک کو چار دیکھتا ہی (۳۴)
ایک شخص سے کسی نے پوچھا کہ کلام اللہ مجید مین سے تجھے کونسی آیہ زیادہ تر عزیز
اور محبوب ہے جواب دیا کہ اس آیہ سے زیادہ خوش ہون کہ مَا لَكُمْ لَا تَأْكُلُونَ یعنے کیا ہوا
تمکو کہ کہاتا نہین کہاتے پھر پوچھا کہ اوامر قرآن مجید سے کون آیہ زیادہ تر دوست رکھتا ہو تو
جواب دیا کہ یہ امر مجھے زیادہ تر پسند ہی كُلُوا وَاشْرَبُوا یعنے کہاؤ اور پیو تم پھر پوچھا کہ دعوات
قرآن مجید سے کونسی دعا کا تجھے وظیفہ ہے جواب دیا کہ اس آیہ کا وظیفہ ہی رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ یعنے اے پروردگار ہمارے اوتار ہم پر خوان طعام کا آسمان سے پھر
پوچھا کہ احادیث جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسی حدیث تو نے اختیار کی ہے
جواب دیا کہ یہ حدیث لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ بِكُرَاعٍ لَأَجَبْتُ یعنے اگر میری کلی پایہ کی بھی دعوت کیجاے

بت بھی مین قبول کرونگا (۳۵) ایک درویش کسی خواجہ بخیل کے پاس گیا اور کہا کہ ہمارا تمھارا باپ
ایک ہے یعنے حضرت آدم علیہ السلام اور والدہ بھی ایک ہین یعنے حضرت حوا علیہا السلام لیس ہم تم
بھائی ہوے پہ جو کچھ مالیت اور دولت کہ تیرے پاس ہے اوسمین سے میرا حصہ برادرانہ ادا کر خواجہ نے
اپنے غلام سے کہا کہ ایک پیسہ اسکو دیدو درویش نے کہا کہ اے خواجہ تونے تقسیم مین برابری کی
رعایت نہین کی خواجہ نے کہا کہ خاموش ہو کیونکہ اگر اور بھائیون کو خبر پہونچی اور سب نے
حصہ چاہا تو تجھے اسقدر بھی نہ پہونچیگا (۳۶) ایک شخص ظریف نے کسی عورت بدبخت
شوم سے نکاح کیا تھا جو کہ سات شوہر کر چکی تھی پیا یک یہ شخص بھی بیمار ہوا اور جان بلب گیا
عورت اوسکا حال جانکنی کا دیکھکر رو دی اور کہا افسوس ہاے ہاے میان آپ کہانسی سفر کرتے ہین
مجھے کس پہ چھوڑے جاتے ہین ظریف سے رہا گیا اور اوس حالت نزع مین بے اختیار جواب دیا
کہ تجھکو آٹھوین شوہر پہ چھوڑتا ہون (۳۷) کوئی زاہد کسی مجلس مین کہہ رہا تھا کہ آج
ماہ رمضان المبارک مجھسے تو خوش و راضی گیا یا نہین ایک ظریف نے یہ سنکر جواب دیا کہ
خوش گیا زاہد نے پوچھا کہ تونے کیونکر جانا کہا اس سبب سے کہ اگر ناخوش گیا ہوتا تو آیندہ سال
پھر نہ آتا (۳۸) ایک ظریف کسی درویش کے گھر مہمان گیا اور اوس درویش نے اپنے
گھر کی چھت پرانی بودی لکڑی سے پاٹ رکھی تھی اور چھت پر بہت بوجھ تھا ہر دم اوس
چھت سے آواز چرچر کی آتی تھی مہمان نے کہا کہ اے درویش مجھے اس گھر مین سے کہین دوسرے
مکان مین لیچل کہ مجھے ڈر ہے کہ کہین یہ گھر میرے سر پر نہ گر جاوے درویش نے کہا کہ تو مت ڈر کہ
یہ آواز وصفیون کی ذکر و تسبیح کی ہے ظریف نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہین ایسا نہو کہ بہت
ذکر اور تسبیح کہنے سے انکو وجد اور حال آجاے اور گھر کا گھر رقص کرتے کرتے سجدہ مین جا پڑے
(۳۹) ایک توانگر نے اپنے واسطے مقبرہ بنوانا شروع کیا ایک برس تک کاریگرون نے اوسکا
کام جاری رکھا بعد تمام ہونے عمارت کے خواجہ توانگر نے اوسکو دیکھا اور معمار سے پوچھا
کہ اس مکان مین اب کیا کسر ہے اور کیا چیز اسکو درکار ہے معمار نے کہ آدمی خوش طبع
اور ظریف تھا جواب دیا کہ حضرت اس مکان مین اب وجود شریف کی کسر ہے یعنے اسکو
وجود شریف درکار ہے باقی اور سب طرح سے تیار ہے (۴۰) ایک نجومی کو

دار پر چڑھایا کسی نے اوس سے پوچھا کہ تو نے یہ صورت اپنے طالع مین دیکھی تھی یا نہین جواب دیا کہ
مین نے رفعت اور بلندی دیکھی تھی لیکن یہ نہ سمجھا تھا کہ وہ بلندی اور رفعت دار اور سولی کی

(۴۱) ایک روز عرفی شاعر شیخ ابوالفضل بن مبارک کے گھر گئے تھے دیکھا کہ ایک لاپتی
کتے کا بچہ جھروکہ خاص مین بیٹھا ہے پوچھا کہ مخدوم زادہ کا کیا نام ہے جواب دیا کہ
اسکا نام عرفی ہے یعنے مشہور ہے استفسار کی حاجت نہین ہے عرفی نے جواب دیا کہ مبارک ہو

(۴۲) ایکبار روز سلطان حسین اور میر علی شیر دونون آپسمین کچھ باتین کر رہے تھے ملا شنائے
کہ مصاحب اور ظریف اونکے تھے وہان وارد ہوسے اور پوچھا کہ تم اسوقت کیا مباحثہ
کر رہے تھے اور حال یہ کہ ملا بہت سیاہ رنگ تھے دونون سردارون نے ازروے ظرافت کے کہا
کہ ہم یہ بحث کرتے تھے کہ عکہ حرام ہے یا زاغ اور یہ دونون نام کوّون کے ہین کہ نہایت سیاہ
اور کلان ہوتے ہین غرضکہ ملا نے جواب دیا کہ مین یہ نہین جانتا مگر اسقدر معلوم ہی کہ دونون
گوہ کھاتے ہین

(۴۳) ایک شخص نے اپنا نکاح کیا اتفاق سے اوسکی بی بی کے یہان بعد
تین مہینے کے پسر پیدا ہوا یہ شخص نہایت ناراض اور غصہ ہوا بہرحال اوسکا نام عزازیل
رکھا لوگون نے کہا کہ یہ نام آدمیون کا نہین ہوتا جواب دیا کہ اگر عزازیل نتھا تو اوسنے نو مہینہ کا
راستہ تین مہینہ مین کیونکر طے کیا

(۴۴) امیر خسرو نام ایک شخص خوش طبع ظریف تھا کہ کبھی
کبھی مجلس بادشاہ مین بلطافت و ظرافت آیا کرتا تھا ایک روز بادشاہ نے اپنے ہمراز اور
مصاحبون سے فرمایا کہ بیضہای مرغ منگوا کر ہر ایک آدمی ایک ایک بیضہ اپنے پاس مخفی نگاہ رکھے
مصاحبون نے بموجب حکم کے ایسا ہی کیا جبکہ خسرو اوس محفل مین پہونچا بادشاہ نے حاضرون سے
کہا کہ آج امتحان اور آزمایش اسکی کرین کہ جو یہ حوض کہ اس مکان کے صحن مین ہے جو کوئی
اسمین غوطہ لگا دے اگر اصیل نجیب اور ایک مان باپ کا ہے تو غیب سے اوسکے ہاتھ مین ایک
بیضہ مرغ آجائیگا چاہیے کہ تم سب غوطہ لگا لگا کر اپنا امتحان کرو بموجب حکم کے ہر ایک نے
غوطہ لگایا اور بیضہ جو اول سے مخفی رکھا تھا اوسکو لیکر روبرو بادشاہ کے لا کر حاضر کیا جبکہ ہوتے ہوتے
نوبت خسرو کی غوطہ کی آئی تو یہ بھی حوض مین آیا اور غوطہ لگایا بیضہ تو نہ ہاتھ آیا مگر لاچار پانی سے
سر نکالتے ہی ایک آواز مرغ کی طرح کی بادشاہ نے کہا کہ یہ کیا ہے خسرو نے کہا کہ جہان اتنی مرغیان

انڈے دیوین تو اونمین ایک مرغ نر بھی ضرور ہی کہ ہو (۴۵) ایک روز دو شخص جناب امیر المومنین
علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور بطور امتحان کے پوچھا اور
ایک نے دوسرے پر دعوی کیا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ مجھے تیری مان پر احتلام ہوا ہے اور
اس کلام سی میری اہانت اور تحقیر کرتا ہے اسکا حکم اور حد کیا ہی جناب امیر موجب کلام خیر الانام
علیہ و آلہ و صحابہ الصلوۃ والسلام اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا کرم اللہ وجہہ نے جواب باصواب
فرمایا کہ تو اس شخص کو دھوپ مین کھڑا کر اور اوسکے سایہ پر حد مار (۴۶) لقمان حکیم رحمۃ اللہ
سیاہ فام تھے کسی نے اونکو اپنا غلام کر لیا تھا ایک مدت تک اوسکی خدمت کرتے تھے اور آثار علم اور
حکمت کے دکھاتے تھے ایک روز اوس شخص نے انسے کہا کہ اے لقمان تو ایک بکرا ذبح کر
اور میرے واسطے اوسکے اعضا مین سے جو بہتر ہو وہ لا لقمان نے بکرا ذبح کیا اور دل اور زبان
اوسکی نکال کر اوس شخص کے روبرو لا رکھا دوسرے روز اوس شخص نے کہا آج پھر ایک
بکرا ذبح کر اور اوسکے اعضا مین سے جو بدتر ہو وہ لا لقمان نے بکرا ذبح کیا اور وہی دل اور
زبان نکال کر روبرو لا رکھا اوس شخص نے انسے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے یعنے بہتر اور بدتر
اعضا کی طلب مین ہر مرتبہ دل اور زبان تم لائے لقمان نے جواب حکمت آمیز دیا کہ دل اور
زبان اگر پاک اور پاکیزہ ہوں تو بہترین سب اعضا کے ہین اور اگر پاک اور پاکیزہ نہوں تو
یہی دونون بدترین سب اعضا کے ہین (۴۷) حکیم ارسطاطالیس ایک روز
کہین جاتے تھے انکے روبرو ایک جوان خوبصورت آیا اونھون نے کچھ اوس سے پوچھا
اوسنے جواب ترش اور ابلہیانہ دیا حکیم نے کہا کہ گھر بہت خوب ہے کاشکے اوسکی بسنے والی بھی
خوب اور اچھے ہوتے (۴۸) ایک روز حکیم جالینوس راہ مین جاتے تھے راستہ مین
ایک لڑکا حسین صاحب جمال ملا حکیم نے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے جواب سخت دیا
حکیم نے کہا کہ گویا ظرف سنہری مین سرکہ رکھا ہے (۴۹) ایک شخص کسی طبیب کے
پاس گیا اور کہا کہ میرے پیٹ مین درد ہے کچھ علاج کیجیے کہ نہایت بے طاقت ہون
حکیم نے پوچھا کہ تو نے آج کیا کھایا تھا کہ جس سے شکم مین درد ہوا کہا مین نے جلی ہوئی روٹی
کھائی تھی یہ سنکر طبیب نے اپنے غلام سے کہا کہ آنکھ کی دوا کی شیشی لا کہ اسکی آنکھون مین

دوا لگاؤن بیمار نے کہا کہ حضرت مجھے درد شکم ہے آنکھ کی دوا کا کیا موقع ہے طبیب نے جواب دیا
کہ اگر تیری آنکھین روشن ہوتین تو جلی روٹی کیون کھاتا (۵۰) آفتابہ یعنے لوٹا چاندی کا
محل پادشاہی مین گم ہوگیا تھا ایک نجومی کو کہ علم نجوم مین کامل تھا حاضر کیا گیا اوسنے
بعد غور اور تامل کے کہا اَلْفِضَّةُ اَخَذَتِ الْفِضَّةَ یعنے چاندی نے چاندی کو لے لیا
حاضر لوگ اوسکے اس قول پر ہنسے اور پوچھا کہ معنے اس کلام کے کیا ہین جواب دیا کہ
شاید محل شاہی مین کسی کا نام فضہ ہے اور فضہ کے معنے چاندی کے ہین بعد تلاش کے
معلوم ہوا کہ محل مین ایک خادمہ فضہ نام نے وہ آفتابہ چرایا تھا بحکم شاہی اوس سے لیکے
نجومی کو دیدیا (۵۱) بادشاہ بلخ کی انگوٹھی محل سرا مین گم ہوگئی ابو معشر بلخی کو کہ سردار
سب نجومیون کا تھا طلب کیا ابو معشر نے بعد ملاحظہ کواکب کے کہا کہ انگشتری کو حق تعالی نے
لیا ہے بادشاہ اور امرا اور ارکان دولت اوسکے کلام سے بہت متحیر تھے اور بعض ناواقف
و ناداں ہنستے تھے بعد تلاش اور کوشش کے انگشتری کو مصحف مجید مین پایا کہ بادشاہ نے
وقت تلاوت کے رکھی تھی پس بادشاہ نے ابو معشر کو خلعت خاص اور دس ہزار دینار انعام دیے
(۵۲) ایک بادشاہ نے خواب دیکھا کہ تمام دانت اوسکے گر گئے ہین بادشاہ کو اس سے
بہت ملال اور الم ہوا علی الصباح کسی معبر کو کہ علم تعبیر سے ماہر تھا طلب کیا اور تعبیر خواب کی
استفسار کی معبر نے کہا کہ تمام اولاد اور اقربا اور ازواج بادشاہی پہلے بادشاہ سے مر جاوینگے
بادشاہ کو یہ تعبیر بری معلوم ہوئی معبر کے تمام دانت نکلوائے اور اوسکی زبان کٹوائی
بعد ازان دوسرے معبر کو طلب کیا اور اوس سے بھی تعبیر پوچھی وہ معبر دانا اور ہوشیار تھا
جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ خواب دلیل ہے اس بات کی کہ تیری عمر سب اولاد اور اقربا اور
ازواج سے زیادہ ہوگی بادشاہ کو اسکی تعبیر اور خوش تقریر بہت پسند آئی معبر ثانی کو ہزار درم
اور خلعت انعام دیا اور کہا مضمون اور حاصل دونون تعبیرون کا ایک ہے لیکن معبر اول نے
اپنی تقریر قبیح سے اپنی جان کو ہلاک کیا اور دوسرے معبر نے اپنی خوش تقریری سے
لنشان آسمان پر بلند کیا (۵۳) ایک شخص کو خلیفہ کے پاس گرفتار کرکے لائے کہ یہ
زندیق ہے خلیفہ نے اوسکو نزدیک طلب کیا اور کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ تو زندیق ہے

کہا حاشا وکلا کہ یہ بات ہو بلکہ مین مومن موحد ہون اور روبرو خلیفہ کے نماز پڑھی اور روزہ
رکھا اور پرہیزگاری کی باتین کین خلیفہ نے کہا مین تیرے تعزیانہ کوڑے لگواؤنگا جبتک
تو زندیقی پر اقرار کرے اوسنے کہا کہ یہ کیا عجب معاملہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم شمشیر زنی اور جہاد فرماتے تھے کہ مسلمانی پر اقرار کرین اور تو خلیفہ زمان
اور امیر دوران ہے مجھے تازیانہ مار مار کر کفر پر اقرار کراتا ہے یہ لطیفہ سُنکر خلیفہ ہنسا
اور اوسکو بخشا (۵۴) ایک روز کوئی شخص مع اپنے دو لڑکون کے حارث حجام کے
پاس آیا اور سامنے بیٹھا اسکے لڑکون نے کسی ذکر پر اپنے وطن کے انگورون کی
تعریف کی اور کہا کہ ہمارے ملک مین ایک قسم کا انگور سیاہ ہے کہ نہایت شیرین اور خوش مزہ
ہوتا ہے اوسکو ریش بابا کہتے ہین خراسان مین مانند اوسکے نہین ہوتا اونھون نے فرمایا
کہ ہمارے شہر مین بھی ایک طرح کے انگور ہین سیاہ رنگ کے کہ بہت میٹھے ہوتے ہین
اور نام خایۂ غلامان ہے اور ہمارے خایۂ غلامان تمھاری ریش باباسے بہتر ہین (۵۵)
ایک جماعت زمینداروں کی پاس خلیفہ مامون رشید کے آئی اور عامل سے کہ ظالم تھا شکایت کی
اور داد چاہی خلیفہ نے کہا کہ میرے سب عاملون مین اوسکے مانند راستی اور عدالت مین
کوئی نہین ہے کہ ہر عضو اوسکا عدل و انصاف سے پر ہے یہ سنکر ایک ظریف نے اون زمیندارون
مین سے کہا کہ ای خلیفہ اگر ایسا حال ہے تو ہر عضو کو اوسکی اعضا سے ہر ملک مین پہونچانا چاہیے کہ
تمام ملک مین عدل و انصاف ہو جاوے مامون اس لطیفہ سے خوش ہوا اور اوس عامل ظالم کو
موقوف اور معزول کیا (۵۶) ایک بادشاہ علی الصباح شکار کے واسطے باہر نکلا سامنے ایک
بدشکل شخص آیا بادشاہ نے بدفالی خیال کرکے اوسکو سزا دلوادی اتفاقاً اوس روز شکار
بادشاہ کا بہت ہوا اور خوش و خرم واپس آیا بادشاہ کو خیال آیا کہ مین نے اوس شخص کو
ناحق ایذا دی طلب کرکے اوس سے عذر چاہا اور خلعت مع ہزار درم نقد کے انعام دیا اوس
شخص نے عرض کی کہ مین خلعت اور انعام نہین چاہتا مگر چاہتا ہون کہ مجھے آپ اجازت دین
اوسنے عرض کی کہ علی الصباح اول جسکو تونے دیکھا مین تھا اور اول جسکو مین نے دیکھا
تو تھا اور تیرا تمام روز عیش و عشرت مین گزرا اور میرا دن رنج و تعب اور مصیبت مین

پس خود انصاف فرما خدا کی واسطے کہ ان دونون مین کون شوم زیادہ ہی بادشاہ بہت خوش ہوا
اور اوسکو خلعت خاص اور دس ہزار درم انعام دیکر سرفراز کیا (۵۷) ایک ظریف کو
کسی جرم پہ گرفتار کرکے بادشاہ کے روبرو لیگئے بعد ثبوت قصور کے بادشاہ نے حکم دیا
کہ اسکی ناک مین سوراخ کرین ظریف نے کہا کہ اے بادشاہ واللہ میری ناک مین دو
سوراخ ہین تیسرے سوراخ کی کیا حاجت ہی بادشاہ خوش ہوا اور اوسکو معاف کیا
(۵۸) ایک عورت مع اپنے شوہر کے قاضی کے پاس آئی اور شوہر کی شکایت کی
اوس عورت کی دونون آنکھین خوب تھین اور باقی چہرہ خراب تھا وہ سب اپنا چہرہ چھپائی ہوے
قاضی جی سے گفتگو کر رہی تھی قاضی جی وہ آنکھین جادو بھری دیکھکے مفتون ہوے اور کہا
کہ ای شخص تو کیون اس ضعیفہ پر ظلم کرتا ہی اور اس مظلومہ کو ستاتا ہی وہ شخص قاضی صاحب کی
رغبت سمجھ گیا جلد عورت کی سر سی چادر کھینچ لے اوسکو کھولدیا اور کہا کہ جناب قاضی صاحب یہ
عورت اس بد صورتی اور بدشکلی پہ بلا کا مجھپر ناز کرتی ہی قاضی نے جو اوسکا منھ دیکھا تو کہا
کہ ای عورت دور ہو کہ تیری آنکھین مظلوم ہین اور چہرہ ظالم ہی (۵۹) ایک عورت بدرو
اور بدخو بیمار ہوئی اوسنے اپنے شوہر سے بطور ناز کے کہا کہ اگر مین مرجاؤنگی تو تیرا جینا کیونکر
ہوگا مرد نے جواب دیا مجھے یہ حیرت ہے تیری زندگی مین مین کیونکر جیتا رہا (۶۰) ایک جماعت
ظریفون بصرہ سی حضرت رابعہ بصری رح کے پاس آئی اور کہا کہ اللہ تعالی نے مردون کو تین
خصلتین اسطرح کی عنایت کی ہین کہ عورتون کو نہین کین ایک یہ کہ مردون کو کامل العقل
کیا ہی اور عورتون کو ناقص العقل بنایا ہی اور دلیل عورتون کی عقل ناقص ہونے کی یہ ہے
کہ دو عورتون کی گواہی قائم مقام اور برابر گواہی ایک مرد کے ہے دوسرے یہ کہ عورتین
ناقص الدین ہین اور دلیل انکے نقصان دین کی یہ ہے کہ ہر مہینہ مین چند ایام حیض مین
نماز و روزہ سی باز رہتی ہین تیسرے یہ کہ کوئی عورت درجہ پیغمبری کو نہین پہونچی اور یہ منصب
خاص واسطے مردون کی ہی رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ صحیح ہی لیکن عورتون مین
تین خصلتین ہین کہ مردون مین نہین ہین اول یہ کہ عورتون مین مخنث نہین ہوتا اور یہ صفت
خاص مردون مین ہی دوسرے یہ کہ کسی عورت نے دعوی خدائی کا نہین کیا اور یہ جرات

اور بے ادبی مردون سے صادر ہوئی ہے تیسرے یہ کہ تمام انبیا اور صدیق اور دانا اور صلحا
عورتون کے شکم مین ہوتے ہین اور انھین کی گودیون مین پرورش پاتے ہین (۶۱)
ایک نے قاضیون مین سے قصد کیا کہ کسی ظریف سے خوش طبعی کرے باین ارادہ
ظریف سے کہا کہ مین تجھسے کچھ مسئلہ پوچھتا ہون چاہیے کہ اوسکا جواب باصواب دے کہا
کہ اگر مین جانتا ہونگا تو عرض کرونگا ورنہ جناب سے دریافت کرونگا قاضی نے کہا کہ مثلاً
کوئی کتا ایک چھت سے دوسری چھت پر جست کرتا تھا کہ درمیان مین اوسکے ہوا نکلی
تو وہ ہوا کونسی چھت والے سے متعلق ہوگی ظریف نے جواب دیا کہ جسکی چھت نزدیک ہو
اوسیکے متعلق ہوگی کہا کہ اگر دونون چھتین برابر ہون تو کس سے تعلق ہوگا جواب دیا کہ
نصف نصف دونون سے متعلق ہوگی کہا اگر دونون چھت والے غائب ہون تو کس سے
متعلق ہوگی جواب دیا کہ حق غائب کا قاضی سے متعلق ہوتا ہے (۶۲) ایک صوفی
دعوت خوار اپنے مریدون کی جماعت کے ہمراہ کہین جاتا تھا راہ مین دیکھا کہ ایک زمیندار
فربہ گاؤ پر چند سیر گیہون اور ایک کپا گھی کا اور ایک بکری کا پارچہ کہین لیے جاتا ہے
صوفی نے اوسکو دیکھکر رقص اور وجد شروع کیا کسی نے پوچھا کہ حضرت کیا حال ہے
جواب دیا کہ مجھے نظر آیا کہ ہریسہ تیار اپنے پاؤن جاتا ہے (۶۳) ایک شخص بیہودہ
اور بیہودہ گو بیان مین جانے والا تھا یہانتک کہ ضرب المثل اور شہرۂ آفاق ہوگیا تھا
کسی نے ایک روز اوس سے پوچھا کہ بزرگون کے اشعار سے تجھے کسکے شعر سے زیادہ رغبت و محبت ہے
کہا کہ مجھے کسی کا شعر ایسا پسند نہین آتا جیسا کہ شعر مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ کا
پوچھا کہ کونسا شعر اونکی مثنوی اور دیوان سے تجھے یاد ہے کہا کہ اونکے دیوانون مین سے ایک
شعر انتخاب کرکے مین نے یاد کر لیا ہے ع کوہ بود و تو الہ ام بجز بود پیالہ ام ٭
ہر دو جہان چو لقمہ بست درین دہان من ٭ اور مثنوی کے اشعار سے ایک یہ شعر یاد ہے
ع چونکہ لقمہ میشود در تو گہر ٭ دم مزن چندانکہ بتوانی بخور ٭ (۶۴) ایک شخص
کھانے کا نہایت حریص اور لالچی تھا کسی نے اوس سے پوچھا کہ تیری حرص کی
نہایت کہانتک ہے جواب دیا کہ اگر کسی گھر سے دھوان نکلتا ہو تو مین سمجھونگا کہ یہ

گھروالے میرے واسطے کھانا تیار کرتے ہین اور اس امید پر کوشش کرونگا اوس کھانےکو دیکھائی نہیدون

(۶۵) ایک شخص درویش عباس وسی کے پاس گیا کہ یہ شخص ملک عرب مین ضرب المثل اور
لاثانی اور بے بدل تھا درویش نے کہا کہ مجھے کچھ تعلیم کر کہ اوسکے وسیلے سے مین تکلیف فقر وفاقہ سے
نجات پاؤن اوسنے کہا کہ تو ایک پنجہ کاغذ کا بنا اور اپنے سینہ پر لگا اور چالیس روز
دھوپ مین پھر کہ دھوپ سے تیرا بدن سیاہ ہو بعد اوسکے کسی بیوقوفون کے گاؤن مین جا
اور اونکی مسجد مین تین رات جاگ اور شب بیداری کر اور چوتھی رات کی صبح کو شور کر
کہ مین نے ابھی حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھا اور اونھون نے
اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور یہ سنکر جب لوگ تیرے پاس آوین اور تجھسے
نشانی حضرت خضرؑ کی پوچھین تو اپنے سینہ پر پنجہ کا نشان ہے دیکھا دینا اور حیلہ سے مرید کرکے
خوب شکار مارنا غرضکہ وہ درویش یہ حیلہ بموجب اوسکی تعلیم کے بجا لایا اور ایک گاؤن کو
اپنا مرید کرکے مقصود حاصل کیا اور جفاے فقر وفاقہ سے چھوٹا (۶۶) ایک شخص بصری کا
رہنے والا نقل کرتا ہے کہ مین ایک گاؤن مین ایسی رات کو پہونچا کہ بہت اندھیری تھی وہان
ایک نابینا کو دیکھا کہ گھڑا پانی کا کندھے پر رکھے اور چراغ جلتا ہوا ہاتھ مین لیے جلد جلد
جاتا تھا مجھے یہ دیکھکر بڑا تعجب اور نہایت حیرت ہوئی اور مین نے پوچھا کہ اے نابینا رات
دن تیری نزدیک برابر ہی اور روشنی اور اندھیرا تیری آنکھون مین یکسان ہے بھلا اسپر
چراغ لیکر چلنا کیا معنے رکھتا ہی جواب پایا کہ تاکوئی مجھسا اندھا بیوقوف مجھسے بچکر چلے
اور میری گھلیا نہ توڑے (۶۷) ایک شخص کی بی بی اور بیٹی اور لونڈی سب کی سب بہری
اور اونچا سنتی تھین اسنے ایکدن اپنی بی بی سے کہا کہ بہت بھوکا ہون اگر کچھ کھانا موجود ہو
تو لا عورت نے جواب دیا کہ آج تیری مجھپر عجب مہربانی ہی ہر چند کہ مین تجھسے موٹے کپڑے پر
راضی اور خوش تھی اب کہ تو نے میرے واسطے اطلس ارغوانی خریدی مین تجھسے کیونکر راضی
نہونگی خدا تجھسے خوشنود ہو یہ کہکر اوٹھی اور بیٹی کے پاس جا کر کہا کہ خوشخبری سن کہ تیرے
باپ نے میری واسطے مہربان ہوکر اطلس ارغوانی خریدی ہے لڑکی بہری نے کہا کہ خدا تمپر برکت
نازل کرے مین تمھاری تابع ہون اگر مجھکو کسی غلام گوش بریدہ کے حوالہ کرتے تو مجھے عذر نتھا

کہ تم میرے مختار ہو اور یہ کہکر خوشی سے اوٹھی اور کنیز کے پاس جاکر کہا کہ مژدہ ہو کہ میرے
بخت جوان ہوے کہ خواجہ زادہ مالدار نے میری خواستگاری کی ہے آج میرا اوس سے
نکاح ہوگا کنیز یہ سنکر بولی کہ اے لڑکی جیسی تو نے مجھے بشارت آزادی کی پہونچائی فرشتے
تجکو نوید تہنیت پہونچاوین (۶۸) ایک بہرا آدمی گیہون کی گٹھری لیے جاتا تھا جاتے جاتے
دریا کے کنارے پہونچا دور سے دو سوار آتے دیکھے جیمین کہا کہ یہ سوار آکر اول سلام علیک
کرینگے اور پھر اندازہ گیہون کا پوچھینگے اتنے مین سوار نے نزدیک آکر کہا کہ اے مرد یک
یہان پانی کتنا ہے اوسنے جواب دیا کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سوار ہنسا اور کہا
کہ تیرے منھ مین خاک اوسنے جواب دیا کہ سو من (۶۹) ایک روز ایک شخص اپنے غلام کے
پاس آیا دیکھا کہ وہ روٹیان پکا رہا ہی اور تنور کی گرمی سے جسقدر پسینا پیشانی پر آتا اوسے
پونچھ پونچھ کر خمیر مین ملا کر روٹیان پکاتا ہی اوسوقت یہ حرکت غلام کی دیکھتا ہوا چلا گیا اور کچھ
بعد تھوڑی دیر کے چاہا کہ اوسکا تدارک کرے اور تنبیہ دے غلام کو طلب کرکے پوچھا کہ بہتر کھانا کونسا ہے
غلام سمجھ گیا کہ اس سوال سے مقصود کیا ہی فوراً جواب دیا کہ بہتر کھانا وہ ہی کہ عرق پیشانی سے ہو
یعنے کسب حلال اور محنت سے حاصل کرے (۷۰) ایک احمق کا نہایت خوبصورت لڑکا تھا قضارا
وہ بیمار ہوا یہ اپنے لڑکے کا قارورہ لیکر طبیب کے پاس جاتا تھا کہ راہ مین چند ظریف ملے اور
اوسے شرابخانہ لیگئے تین روز تک شرابخانہ مین پڑا رہا جب واپس ہوا لڑکے کے مرض کی خبر معلوم ہوئی
اوسنے قارورہ اوٹھایا اور بہت جلد جاکر طبیب کو دکھایا طبیب نے پوچھا کہ تیرا لڑکا کب سے
بیمار ہے اوسنے جواب دیا کہ تین دن سے بیمار تھا آج مر بھی گیا (۷۱) ایک شخص غوری کے
رہنے والے کا گدھا چوری ہوگیا تھا اوسنے سجدۂ شکرانہ ادا کیا کسی نے پوچھا کہ یہ کیا محل
شکرانہ کا ہے جواب دیا کہ الحمد للہ مین اوسپر سوار نتھا ورنہ مجھے بھی چور لیجاتے (۷۲) نصیر بن احمد
سامانی شکار کو جاتا تھا اور کتا شکاری ہمراہ تھا کنارہ گورستان پر ایک دیوانہ پڑا تھا پوچھا
کہ اے دیوانے یہ کتا بہتر ہے یا تو دیوانے نے جواب دیا کتا نافرمانی خدا کی نہین کرتا پس اگر
ہم اور تم خدا کی فرمانبرداری کرین تو کتے سے بہتر ہین ورنہ ہمپر کتا شرف رکھتا ہے
(۷۳) ایک روز خلیفۂ وقت کے وزیر نے بہلول دانا سے کہا کہ تجھے بشارت ہو

کہ خلیفہ نے تیری تجھے خوک و خرس پر حاکم بنایا بہلول دانا نے کہ بظاہر دیوانے تھے
جواب دیا کہ بس اب تو قدم میرے فرمان سے باہر نہ رکھو کہ میری رعایا مین سے تو بھی ہوا
خلیفہ یہ جواب سنکر ہنسا اور وزیر بہت شرمندہ ہوا (۷۴) بہلول بغدادی ایک وقت
بصرہ مین تھے اُنسے کہا گیا کہ بصری کے دیوانون کا شمار کرو جواب دیا کہ یہان کے
دیوانے تو بیشمار ہین اگر کہو تو یہان کے عاقلون کا شمار کرون کہ وہ البتہ چند معدود ہین
(۷۵) چند شعرا بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اونکے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا
سب نے اپنے اشعار سنائے اور بادشاہ سے صلہ پایا بادشاہ نے لڑکے سے کہا کہ تو بھی
شعر سنا اوسنے عرض کیا کہ غلام شاعر نہین ہے غاوی ہے کہ متابعت شعرا مین آیا ہے
کہ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ بادشاہ اوسکے جواب سے خوش ہوا اور اوسکو بھی
صلہ دیا (۷۶) اصمعی بغداد کی بازار مین جاتے تھے ناگاہ اونکی نظر ایک دوکان پر پڑی
دیکھا کہ ایک عورت شکیلہ جمیلہ دوکاندار کے پاس بیٹھی ہے اور دوکان اقسام
اقسام کے میوون اور رنگ برنگ کے جانورون قیمتی سے آراستہ ہے یہ دیکھکر
بیخود ہو گئے جب خودی مین آئے یہ آیہ پڑھا وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ
مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ یعنے اور میوے اس قسم کے
کہ اختیار کرین اور گوشت پرندون مرغوب کا اور حورین بڑی آنکھون والی مانند موتی
پوشیدہ کے اوس عورت نے یہ سنکر جواب مین فوراً یہ آیہ پڑھی جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
یعنے یہ کچھ بدلہ عمل کرنے کا ہے (۷۷) کسی جھوٹے سے پوچھا کہ تو نے کبھی راست بھی
کہا ہے جواب دیا کہ اگر مین ہان کہون تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے (۷۸) ایک احمق کی
سوئی اوسکے گھر مین گم ہوئی اور وہ گلیون مین تلاش کرتا تھا کسی نے پوچھا کہ کیا تلاش کرتا ہے
جواب دیا کہ میری گھر مین سوئی گم ہوئی ہے وہ تلاش کرتا ہون اوسنے کہا کہ عجب حماقت ہے
کہ گھر کی گم ہوئی چیز گلیون مین تلاش کرتا ہے جواب دیا کہ کیا کرون گھر مین بغیر چراغ کے اندھیرا تھا
(۷۹) ایک سوار احمق لشکر مین تھا اتفاقاً ایک روز آدھی رات کو لشکر پر شبخون مارا اور
شور و غل مچایا گیا سوار احمق بھی ڈرا اور خوف سے جلد اوٹھا کہ گھوڑے کو لگام کرے ہیبت سے

گھبرایا اور سر دم کو نہ پہچانا لگام کو پونٹھ اور دم مین کھینچتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مانا کہ تیرا سر بڑا اور پیشانی چوڑی ہوگئی ہے مگر آخر پیشانی کے بال اتنے کیسے وراز ہوگئے (۸۰) ایک شخص کسی طبیب احمق کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے ایسی دوا دو کہ جس سے چند دست آجاوین کیونکہ قبض سخت ہو رہا ہی طبیب نے کسی قسم کی گولیان دین کہ جن سے ایک سو بیس دست آئے اور مرگیا اوسکے عزیز و اقربا نے طبیب سے کہا کہ ہم تجھکو قاضی کے پاس لیجاوینگے پوچھنے مجھے قاضی کے پاس کیون لیے جاتے ہو کہا تو نے ایسی گولیان ہمارے عزیز کو دی تھین کہ کثرت اسہال سے وہ مرگیا طبیب احمق نے جواب دیا کہ اگر نہ مرتا اور اس سے دو نو دست او سکو آتے تو کیا ہوتا بلکہ یہ بہتر ہوا کہ اسی قدر دستون کے بعد مرگیا اور دستون کی تکلیف سے چھوٹ گیا (۸۱) ایک احمق کو دیکھا کہ جنگل مین اذان کہتا ہی اور اودھر اودھر دوڑ کر کان رکھکر کچھ سنتا ہی کسی نے اوس سے پوچھا کہ تو یہ کیا کام کرتا ہی جواب دیا کہ لوگ مجھے کہتے ہین کہ تیری آواز دور سے بہت خوب معلوم ہوتی ہی لہذا مین یہان اذان کہتا ہون اور دور جاکر اپنی آواز سنتا ہون کہ لوگ جھوٹ کہتے ہین یا سچ (۸۲) ایک لڑکا مکتب مین معلم کے روبرو اپنا یہ سبق مکرر پڑھ رہا تھا کہ وعلیک اللعنۃ معلم نے غصہ ہوکر کہا کہ علیک و علی والدیک لڑکا بولا کہ حضرت اسمین علیک ہے اور علی والدیک نہین ہے اجازت ہو تو یہ بھی پڑھون (۸۳) ایک شخص نے اپنے غلام کو بھیجا کہ بازار سے انگور اور انار اور انجیر و خرما خرید لائے غلام گیا اور بہت دیر کی مالک نے بہت انتظار کیا جب غلام آیا اور صرف ایک انگور لایا تو غلام پر غصہ کیا اور مارا اور کہا کہ مین نے تجھے جلد آنیکو کہا تھا اور چند اشیا منگوائی تھین تو دیر مین آیا اور فقط ایک ہی چیز لایا آئندہ کو خیال رکھنا کہ اگر ایک کام کو بھیجون تو چند کام کرکے لانا اور جلد آنا غرضکہ غلام کو سزا بھی دی اور خوب سمجھا یا اتفاقاً بعد چند روز کے مالک بیمار ہوا غلام سے کہا کہ تو جاکر طبیب کو لا کہ میری نبض اور قارورہ دیکھکر علاج کرے غلام گیا اور نہایت جلد آیا اور ایک جماعت آدمیون کی ہمراہ لایا مالک نے دیکھکر پوچھا کہ مین نے فقط طبیب کو طلب کیا تھا یہ جماعت کثیر تو کسلئے لایا ہی جواب دیا کہ مجھے آپ نے فلان روز بہت نصیحت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر مین ایک کام کو بھیجون تو تو چند کام کرکے

جلد آیا کرنا اب مین طبیب کو لایا ہون کہ آپ کا علاج کرے اور مغنی لایا ہون کہ اگر صحت پائے
تو سرود و چنگ بجائے اور غسال لایا ہون کہ اگر وفات پائے تو آپ کو غسل دیوے اور
نوحہ گر لایا ہون کہ آپ کی تعزیت مین مرثیہ پڑھے اور موذن لایا ہون کہ نماز جنازہ پڑھے
اور گورکن لایا ہون کہ آپ کے واسطے قبر کھودے اور حافظ لایا ہون کہ قبر شریف پر
کلام مجید کا ختم کرے (۸۴) اسحاق موصلی کا ایک غلام تھا کہ ہمیشہ پانی بھرنے اور
آب کشی کی محنت کیا کرتا تھا ایک روز اسحاق نے پوچھا کہ تو اپنا اور میرا حال کیا دیکھتا ہے
کہا ایسا کہ اس قبیلہ مین مجھسا اور تجھسا بدبخت کوئی نہین ہے پوچھا کہ اسکی دلیل کیا ہے
جواب دیا کہ اسکی دلیل یہ ہے کہ تو تمام رات انکی روٹی کے غم مین رہتا ہے اور مین تمام دن
انکے پانی کے غم مین رہتا ہون اور یہ سب ہمارے تمہارے غم سے فراغت رکھتے ہین اور
ہم انکو اپنا مزدور گنتے ہین اور باوجود اسکے ہم مین کسی سے راضی خوش نہین اور مدام ہم پر احسان
رکھتے ہین اسحاق اوسکے جواب سے خوش ہوا اور کہا کہ واللہ تو نے سچ کہا اور غلام کو آزاد کر دیا
(۸۵) ایک خواجہ بخیل غلام دانا و زیرک رکھتا تھا ایک روز اوس سے کہا کہ آش لا
اور دروازہ گھر کا بند کر غلام نے کہا کہ اے خواجہ یون کہا ہوتا کہ دروازہ بند کر اور
آش لا یعنے اول دروازہ بند کرایا ہوتا اور پھر آش طلب کیا ہوتا خواجہ نے کہا
کہ اے غلام تجھپر رحمت ہو انصاف یہ ہے کہ تو مجھسے بہت زیرک و دانا ہے (۸۶)
ایک عربی نے اپنا غلام ایک شخص بصری کے ہاتھ فروخت کیا اوسنے غلام کو سقائی کے
کام پر مقرر کیا وہ بیچارہ رات دن پانی کھینچتا تھا ایک روز عرب نے اوس غلام کو
دیکھا کہ مشک کاندھے پر رکھے بڑی محنت و مشقت مین جاتا ہے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے
جواب دیا کہ کچھ مت پوچھ مین ہمیشہ ایسی تالاب سے پانی لاتا ہون کہ خشک ہونا نہین جانتا
اور ایسی پیاسون مین پانی پہونچاتا ہون کہ ہرگز سیراب ہونا نہین سمجھتے (۸۷) ایک
مقام پر چند مرد کہن سال بوڑھے بیٹھے تھے اور ایک جماعت اطفال کی وہان کھیلتی تھی ایک
بوڑھے نے شور کیا اور کہا کہ اسقدر شوخی اور بے ادبی سے شرم کرو ایک طفل نے بڑھکر جواب دیا
کہ اگر تم نے اپنی جوانی مین خدای تعالی سے شرم کی ہوتی تو آج تمھاری ہیبت اسقدر ہم پر ہوتی

کہ ہم یہ جرأت نکر سکتے (۸۸) نقل ہے کہ حضرت شاہ کمال کے دو شاگرد تھے ایک کا نام دوست تھا اور دوسری کا نام جان تھا اور حضرت شاہ کمال دوست کو جان سے زیادہ دوست رکھتے تھے ایک روز جان کچھ آزردہ ہوکر آپ کے پاس سے چلا گیا آپ نے کسی شخص کو جان کی طلب کے واسطے بھیجا جان نے یہ قطعہ جواب مین لکھا قطعہ

در خانۂ تن چو دوست باشد	در دل چہ عجب کہ جان نگنجد
یا دوست گزین کمال یا جان	یک خانہ دو میہمان نگنجد

(۸۹) لکھا ہی کہ حضرت ابو البشر آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس اول مرتبہ عقل آئی آپ نے پوچھا کہ تو کون ہی کہا مین عقل ہون فرمایا تو کہان رہتی ہی کہا مین سر مین رہتی ہون دوسری مرتبہ شرم آئی آپ نے پوچھا کہ تو کون ہی کہا مین شرم ہون فرمایا کہ تو کہان رہتی ہی کہا آنکھون مین تیسری مرتبہ مہر آئی پوچھا کہ تو کہان رہتی ہی کہا دل مین رہتی ہون چوتھی مرتبہ تقدیر آئی آپ نے پوچھا کہ تو کون ہی کہا مین تقدیر ہون فرمایا کہ تو کہان رہتی ہی کہا سر مین آپ نے فرمایا کہ وہان عقل رہتی ہی کہا کہ جب تقدیر آتی ہی تو عقل جاتی رہتی ہی پانچوین مرتبہ طمع آئی آپنے پوچھا کہ تو کون ہی کہا مین طمع ہون فرمایا کہ تو کہان رہتی ہی کہا آنکھون مین رہتی ہون فرمایا کہ وہان شرم رہتی ہی کہا جب طمع آتی ہی تو شرم جاتی رہتی ہی چھٹی مرتبہ حرص آئی پوچھا کہ تو کون ہی کہا کہ مین حرص ہون فرمایا کہ تو کہان رہتی ہے کہا دل مین رہتی ہون فرمایا کہ وہان مہر رہتی ہے کہا جب حرص آتی ہی تو مہر جاتی رہتی ہے (۹۰) دو کنیزین کسی امیر کے روبرو پیش کی گئین کہ ارادہ خریدنے کا رکھتا تھا او نمین ایک باکرہ تھی اور دوسری ثیبہ اور ثیبہ باکرہ سی حسن و جمال مین زیادہ تھی اوس امیر نے باکرہ کے خریدنے کا ارادہ کیا کہ شروع جوانی و شباب تھا ثیبہ نے کہا کہ اے امیر مجھ مین اور اسمین بجز ایک رات کے کچھ فرق نہین اور اسکی بہ صورتی ہمیشہ رہیگی باکرہ نے کہا کہ یہ صحیح ہی ولیکن ایک لیلۃ القدر ہزار رات سے بہتر ہے امیر نے اونکی گفتگو اور خوش تقریری اور حاضر جوابی سنکر دونون کو خرید لیا (۹۱) ایک حلیب نے اپنے لڑکے سے کہا کہ بازار سے بیس گز لمبی کنوئین کی رسی خرید لا لڑکا گیا اور دیر مین آکے کہا کہ اے بابا تو نے درازی رسی کی مجھے بتلادی تھی

مگر عرض اوسکا نہین بیان کیا تھا باپ نے جواب دیا کہ عرض اوسکا اسی قدر بس ہے کہ مجھسی اولاد نا قابل احمق کی بلا مین میری گرفتاری ہے (۹۲) متوکل باللہ کی زمانہ خلافت مین ایک شخص تھا ساکن شہر بغداد سے کہ کنیز جمیلہ حسینہ ایسی رکھتا تھا کہ بے بدل اور بے مثل تھی کچھ حاسدون نے متوکل باللہ کو خبر کی کہ فلان کے پاس ایک کنیز لاثانی و بے نظیر ہے فوراً متوکل باللہ نے کنیز کے حاضر کرنے کا حکم کیا کہ اگر پسند آوے تو خرید لے مالک کنیز کو جب یہ خبر ہوئی تو اوسکا حال متغیر ہوا کہ دل و جان سے اوسکا فریفتہ تھا کنیز نے مالک سے کہا کہ تو اضطراب نکر اور اندیشہ مت ہو کہ مین کسی حیلہ سے اوس سے رہائی کرونگی بعد از ان جب لوگ اوس کنیز کو متوکل کے روبرو لیگئے تو [illegible] دم بخود اور حیران ہو گیا اور اس نے کہا کہ ای کنیز تو نے کچھ پڑھا ہی جواب دیا کہ مجھی قرآن مجید یاد ہی کہا کہ [illegible] پڑھو کنیز نے یہ آیہ پڑھی اِنَّ ھٰذَآ اَخِیْ لَہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً وَّلِیَ نَعْجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ یعنے یہ میرا بھائی ہے اسکی لیے ننانوی بھیڑین ہین اور میری لیے ایک ہی بھیڑی ہی متوکل باللہ نے مضمون آیہ سی کنیز کا مقصود معلوم کر کے اوسپر آفرین کی اور خلعت دیکر مالک کے پاس پہونچا دیا (۹۳) ایک شخص خوبصورت نے اپنی بی بی بدصورت سے کہا کہ مین اور تو دونون بیشک بہشتی ہین عورت نے پوچھا کیونکر معلوم ہوا کہا اسواسطے کہ تو مجھے دیکھکر ہر روز شکر کرتی ہی اور مین تجھے دیکھکر ہمیشہ صبر کرتا ہون اور شاکر و صابر دونون یقینی بہشتی ہین (۹۴) دو عورتین ایک لڑکے مین جھگڑا کرتی تھین ہر ایک عورت اوسکی طالب و خواستگار تھی اور گواہ دعوی پر کوئی نتھا دونون قاضی کے پاس گئین اور انصاف چاہا قاضی نے جلاد کو طلب کر کے حکم دیا کہ اس لڑکے کو دو ٹکڑا کر کی ایک ایک ٹکڑا ہر عورت کو دیدی یہ بات قاضی کی سنکر ایک عورت خاموش ہو گئی اور دوسری نے سنکر شور و غوغا کیا اور آہ و فریاد کی کہ خدا کے واسطے میرے لڑکے کو دو ٹکڑے مت کر اور اگر یہی انصاف ہی تو مین دعوی سے درگذری لڑکا دوسری کو دیدے قاضی نے اوس شفقت مادری اوس عورت مین دیکھی یقین جانا کہ والدہ لڑکے کی یہی ہے اور دوسری عورت مدعیہ جھوٹی ہے اوسکو تعزیر دی اور وہ لڑکا اوسکی والدہ کی حوالہ کیا (۹۵) ایک شخص بادشاہ کے پاس فریادی گیا اور عرض کی کہ کوئی شخص میری گھر آتا ہی اور میری عورت سے دوستی رکھتا ہی لیکن مین اوسکو کبھی نہین پاتا

اور نہین جانتا کہ وہ کون ہے چاہتا ہون کہ اوسکو گرفتار کرون امیدوار امداد اور انصاف کا ہون بادشاہ نے ایک شیشہ عطر کا اوسکو دیکر فرمایا کہ یہ عطر اپنی عورت کو دینا اور تاکید کرنا کہ اسمین سے کسی کو نہ دیوی اوس شخص نے بموجب حکم شاہی کے عمل کیا اور ادھر بادشاہ نے چند جاسوس مقرر کیے کہ اوسکے گھر کے گرد رہین جسکے کپڑون مین عطر کی خوشبو آوی اوسکو پکڑ لاوین غرضکہ حریف قابو پاکر اوس عورت کے پاس گیا اور عورت نے وہ عطر اوس مرد کو ملا اور کہ میرے شوہر نے اگرچہ بتاکید منع کیا ہی کہ عطر کسیکو نہ دون مگر تو کہ میرا دل و جان ہی اگر تیرے کام نہ آیا تو مجھسے بڑھکر کون ہی کہ جسکے کام آویگا پھر جبکہ وہ شخص اوسکی گھر سے نکلا جاسوسون نے عطر کی خوشبو سے اوسکو پہچانکر گرفتار کیا اور قید کرکے بادشاہ کے پاس پہنچا کر کیا بادشاہ نے اوس شخص فریادی کو بلواکر فرمایا کہ تیرا مدعا علیہ موجود ہے اسکو لیجا مار یا بخش تو مختار ہے (۹۶) ایک عورت قاضی کے پاس گئی اور دعوی کیا کہ فلان مرد نے بزور مجھسے زنا کیا ہے قاضی نے اوس مرد کو طلب کرکے دریافت کیا کہ تو نے اس عورت پر کیون جبر کیا اور اسکی بے آبروئی کی مرد نے انکار کیا قاضی نے حکم کیا کہ دس روپیہ مرد جرمانہ اس عورت کو دیوے مرد نے بحکم قاضی دس روپیہ عورت کو دیے جبکہ عورت مجلس قضا سے باہر گئی قاضی نے اوس مرد کو فرمایا کہ تو جا اور اپنا روپیہ عورت سے لے مرد یہ سنکر دوڑا اور عورت کے پاس پہونچا ہر چند چاہا کہ اپنا روپیہ اوس سے بزور لیوے مگر نہ لے سکا عورت پھر قاضی پاس واپس آئی اور عرض کی کہ وہ مرد مجھسے روپیہ بزور لیتا ہے لیکن مین نے ابھی نہین دیا ہی اگر مرضی حضرت کی ہو تو مجھسے فرمایئے کہ مین خود دیدون قاضی نے کہا کہ مرد جبکہ تجھسے اپنا روپیہ بزور و جبر نہ لے سکا تو بلا رضامندی تیری کے تجھسے زنا کیونکر کیا بیشک تو جھوٹی ہے جا اور اوسکا روپیہ دے اور پھر ایسا بہتان کسی پر نکرنا (۹۷) ایک شخص نے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ کل کی رات ایک مرد فوج سلطانی سے زبردستی میرے گھر آیا اور میری کنیز سے زنا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اگر پھر وہ دوبارہ تیرے گھر آوے تو اوسی وقت فوراً مجھے خبر کرنا دوسری رات وہ مرد پھر آیا اور اوسکے گھر مین گھسا صاحب خانہ نے جلد بادشاہ کو خبر دی بادشاہ یہ سنکر تلوار ہاتھ مین لیکر اوسکی ہمراہ ہوا

جبکہ اوسکے گھر پہونچا تو اول چراغ گل کیا پھر اوس مرد کو قتل کیا پھر چراغ روشن کرایا اور مقتول کا مُنھ دیکھا اور شکر الٰہی ادا کیا اور صاحب خانہ سے کہا کہ جو کچھ طعام کہ اسوقت تیرے گھر مین تیار ہو لا صاحب خانہ نے کھانا حاضر کیا اور بادشاہ نے بخوشی تناول فرمایا صاحب خانہ نے عرض کی کہ خداوند نعمت نے جو اول چراغ گل کیا اور پھر اوس مرد کو قتل کیا اور اوسکا مُنھ دیکھکر شکرانہ ادا کیا اور بیوقت کھانا نوش کیا اسمین کیا حکمت تھی بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھے گمان تھا کہ ایسی جرأت سواے شہزادہ یعنی میرے بیٹے کے کوئی نکریگا مین نے اس سبب سے اول چراغ گل کیا کہ اگر وہ ہوا اور مین اوسکا مُنھ دیکھون تو شفقت پدری مانع قتل نہو بعد قتل کے جو دیکھا کہ وہ نہ تھا تو شکرانہ الٰہی کیا کہ میرا بیٹا نہین ہے اور اسوقت سے کہ تو نے دادخواہی کی تھی مین نے عہد کیا تھا کہ جبتک اوسکو قتل نکرونگا اور تیرا انصاف نکرونگا کچھ نہ کھاؤنگا اوسوقت سے مین نے کچھ نہ کھایا تھا اس باعث سے بہت بھوکا تھا اس سبب سے کھانا بیوقت کھایا (۹۸) ایک دانشمند ہزار روپیہ عطار کو امانت دیکر سفر کو گیا اور بعد مدت کے سفر سے آکر اپنا روپیہ امانت کا عطار سے طلب کیا عطار نے کہا تو جھوٹا ہے مجھکو تو نے کچھ امانت سپرد نہین کی دانشمند نے اوس سے جھگڑا کیا شور و غل ہوا لوگون کا انبوہ ہوگیا اور دانشمند کو جھوٹا ٹھہرایا کہ عطار بہت امانت دار ہے کبھی منسوب بخیانت نہین ہوا اگر تو نے اس سے جھگڑا کیا تو سزا پاویگا دانشمند نے لاچار ہوکر اپنے معاملہ کی کیفیت اور حقیقت لکھکر عرضی بادشاہ کو دی بادشاہ نے دانشمند سے کہا کہ تو تین روز تک نزدیک دکان عطار کے مقام کر اور عطار سے کچھ کلام و گفتگو نکر چوتھے روز مین بجلوس شاہی ادھر آؤنگا اور تجھے سلام کرونگا تو سواے جواب سلام کے کچھ مت کہنا اور متوجہ نہونا بعد ازان عطار سے اپنا روپیہ طلب کرنا اگر دیدے تو فہو المراد ورنہ جیسا جواب دے مجھسے آکر کہنا یہ سنکر دانشمند نے بموجب حکم بادشاہ کے عمل کیا چوتھے روز بادشاہ بخدم و حشم بسیار اوسطرف گیا اور دانشمند کو دیکھکر سلام کیا اور وہ جواب دیکر خاموش ہو رہا بادشاہ نے کہا کہ اے بھائی کبھی تم میرے پاس نہین آتے اور کچھ اپنا حال و حقیقت نہین سناتے دانشمند نے ذرا سر ہلادیا اور کچھ نہ کہا عطار یہ معاملہ دیکھکر حیران ہوگیا اور بہت اپنے دل مین ڈرا جبکہ بادشاہ کی سواری وہان سے آگے بڑھ گئی

عطار نے دانشمند کے پاس آکر کہا کہ تو نے جب روپیہ مجھے دیا تھا تو مین کس مقام مین تھا
اور کون کون شخص میری پاس تھا مجھسے بیان کر شاید مجھے بھولا ہوا یاد آجاوے دانشمند نے
سب حال اپنا مفصل بیان کیا عطار نے پذیرا کیا اور عذر کر کے اوسکا روپیہ اوسکی حوالہ کیا (۹۹)
دو شخصون نے اپنا مال ایک بوڑھی عورت کو امانت دیا اور کہا کہ ہم سفر سے آکر لینگے بعد چند
روز کے ایک دونمین سے آیا اور عورت سے کہا کہ میرا شریک فوت ہو گیا ہے وہ مال میری حوالہ کر
عورت نے وہ مال اوسکی حوالہ کر دیا بعد کچھ دنون کے دوسرا شخص آیا اور طالب مال کا ہوا
عورت نے حال بیان کیا اور کہا کہ تیرا شریک آیا تھا تجھے مردہ ظاہر کر کے سب مال لیگیا ہر چند
عورت نے عذر کیا مگر نہ مانا اور سفر کا مال لیگیا یہ شخص عورت کو قاضی کے پاس پکڑ لایا اور انصاف
چاہا کسی قاضی یا دانشمند دانائی بتامل و فکر دریافت کیا کہ عورت بے خطا ہے اور اوس شخص مدعی کو جواب
الزامی دیا کہ تو نے جبکہ امانت دینے کے وقت یہ شرط کی تھی اور کہا تھا کہ ہم دونون آوینگے تو اپنا مال
لینگے پس اب بموجب شرط کے تو اوس اپنے شریک کو لا اور مال لے تنہا تجھکو کسطرح مال
دلوایا جاوے کہ خود تیری شرط کی خلاف ہے مدعی لاجواب ہو کر اپنی راہ لی (۱۰۰) ایک غلام زرخرید
اپنے مالک کے پاس سے بھاگ گیا تھا بعد چند روز کے مالک نے کسی دوسرے شہر مین غلام کو
دیکھکر پہچانا اور پکڑا اور کہا کہ تو کیون بھاگا تھا غلام بد انجام نے مالک کا دامن پکڑا کہ تو
میرا غلام ہے اور بہت نقد مال لیکر بھاگا تھا اب کہ مین نے تجھے پکڑ پایا ہے خوب سیاست کرونگا
اور تعزیر دونگا غرضکہ آپسمین دونون کے کشمکش ہوئی اور کشان کشان قاضی کے پاس
گئے حقیقت بیان کی انصاف چاہا قاضی نے حکم دیا کہ یہ دونون اندر مکان کے قریب دریچہ
کھڑے ہوون اور فرمایا کہ دونون اپنا سر دریچے سے باہر نکالین جبکہ دونون نے بموجب حکم کے
سر نکالا ادھر جلاد کو کہ اوس کھڑا کر رکھا تھا حکم دیا کہ جلد غلام کے سر کو تیغ بیدریغ مار کر اوڑا دے
غلام نافرجام نے یہ کلام وحشت انجام جو سنا تو فوراً دہشت سے سر اندر کھینچا اور مالک جو اچھا
وہین ٹھہرا رہا سر نہ ہلایا قاضی نے اس حکمت سے غلام کو پہچان لیا اور مالک کو بھی سمجھ گیا
غلام کو تعزیر واجبی اور سیاست کماینبغی اور گوشمالی کماحقہ دی اور مالک کے حوالہ کیا
(۱۰۱) ایک شخص نے اپنا مال کثیر ایک صراف کے پاس امانت رکھوایا اور سفر کیا جب

عرصہ دراز کے بعد آیا اور اپنا مال طلب کیا صراف منکر ہوا اور قسم کھائی کہ مجھے تو نے ایک
کوڑی بھی امانت نہیں دی وہ شخص لاچار ہوکر قاضی کے پاس گیا اور حال بیان کیا قاضی نے
متفکر ہو کر تامل کیا اور بعد تفکر کے کہا کہ اے شخص تو اپنا یہ ماجرا کسی پر ظاہر نہ کر کہ فلان صراف کو
مین نے مال امانت دیا تھا وہ منکر ہوگیا اور نہین دیتا کیونکہ مین ایک تدبیر کرتا ہون
امید ہو کہ اوسکے تیرا مال ملجاویگا بعد ازان قاضی نے صراف کو علیحدہ پوشیدہ کرکے کہا
کہ مجھے کام بہت پیش رہتے ہین اور مین تنہا سبکو انجام نہین کرسکتا کسی دیندار تقوی شعار کو
نائب کرنا چاہتا تھا سو تو امانت دار دیانت شعار نظر آیا لہذا تجھکو مین اپنا نائب کرتا ہون
صراف دل مین بہت خوش ہوا اور قبول کیا اور رخصت ہوکے گھر آیا قاضی نے اوس
شخص مدعی کو طلب کرکے کہا کہ مین نے تیرا روپیہ وصول ہونے کی تدبیر کردی ہو اب تو
جاکر صراف سے اپنا روپیہ طلب کر امید ہی کہ وہ دیدیگا شخص مذکور صراف کے پاس گیا
صراف نے دیکھتے ہی بہت خاطر و تواضع کی اور کہا کہ مین تیرا مال لیکر بھول گیا تھا کل کی رات
مجھے یاد آیا تو اپنا مال مجھسے دام دام لیلے اور سب مال اوسکا حوالہ کردیا اور بطمع نیابت پھر
قاضی کے پاس گیا قاضی دانا نے اس حیلہ سے اوسکو دفع کیا کہ آج مین دربار شاہی مین
گیا تھا وہان مین نے سنا ہی کہ بادشاہ نے میرے واسطے ایک بڑی خدمت اور بزرگ
عہدہ تجویز فرمایا ہے تو بھی شکر کر تیرا رتبہ نیابت کا بھی بڑا ہوگا اور اب مین نائب
اس کام کا کسی اور کو کردونگا اس عذر سے اوسکو رخصت کیا (۱۰۲) ایک عورت
اپنی پڑوسن سے دشمنی رکھتی تھی ایک رات اپنے طفل کو مار کر پڑوسن کے گھر مین
ڈالدیا اور صبح کو اوسپر تہمت لگائی کہ اسنے میرا لڑکا مار ڈالا ہے اوسکو پکڑ کر قاضی کے
پاس لائی قاضی نے اول پڑوسن کو تنہائی مین بلایا اور بہت ڈرایا کہ راست راست
بیان کر ورنہ تجھکو قتل کراؤنگا عورت ہمسایہ یعنی پڑوسن نے قسم کھائی اور انکار کیا قاضی نے
اوس سے کہا کہ اگر تو میرے روبرو برہنہ ہوجاوے تو تجھے سچا جانون عورت نے یہ سنکر حیا اور
شرم سے سر نیچا کرلیا اور کہا کہ مجھکو قتل ہونا منظور ہے مگر برہنہ نہونگی قاضی نے اوسکو رخصت کرکے
دوسری عورت مدعیہ فریادی کو تنہائی مین کہا کہ اگر تو میرے روبرو برہنہ ہوجاوے

تو مین تجھ کو سچا سمجھون اوسنے قصد برہنہ ہونے کا کیا مگر قاضی نے منع کیا اور بہ جبر و توبیخ کہا کہ تونے اپنا لڑکا آپ مارا غرضکہ بعد سیاست اور سزاے تازیانہ کے اوسنے اقرار قتل کا کیا کہ مین نے مارا ہے اور ہمسایگی پر تہمت رکھی ہے غرضکہ قاضی نے بعد تحقیق کے اوس مقرر کو دار پر کہا (نقل ۱۰۴) ایک شخص نے دو ہزار روپیہ تھیلی مین رکھکر مہر لگا لی اور قاضی کے پاس امانت رکھکر خود سفر کو گیا بعد ایک مدت کے جو سفر سے آیا تو تھیلی اپنی طلب کی قاضی نے اوسی طرح سر بمہر حوالہ کی مالک نے کھولکر جو دیکھا تو بجاے روپیون کے پیسے پاے بیچارہ پریشان ہوا اور قاضی سے اپنا روپیہ طلب کیا قاضی نے کہا جا دور ہو کہ تو جھوٹا ہے تو نے مجھے روپیہ دکھلا کر کب دیا تھا جیسی تھیلی مہر لگی ہوئی مجھکو تو نے دی تھی ویسی لیلی اب مجھے کیا معلوم کہ اوسمین چاندی تھی یا تانبا روپیہ تھا یا پیسہ غرضکہ قاضی صاحب کے حواشی نوکر چاکرون نے غریب کو نکالدیا اور بہت ڈرایا دھمکایا جب کوئی تدبیر بن نہ پڑی تو بادشاہ کے پاس فریادی گیا اور اپنا حال عرض کیا بادشاہ نے بعد تامل فرمایا کہ بالفعل تو وہ تھیلی مجھے لا دے انشاء اللہ تعالی مین تیرا انصاف کرونگا اوسنے بموجب حکم کے تھیلی بادشاہ کو لا کر دیدی بادشاہ نے دوسرے روز دربار کیا مسند جو تخت پر بچھی تھی اوسمین پوشیدہ فراشگاف کردیا اور دربار فرما کر شکار کو روانہ ہوے جسوقت فراش نے اوس مسند کا شگاف دیکھا لرزگیا اور ہوش اور حواس باختہ ہوگئے دوسرے فراش کو خبر کی کہ یہ غضب ہوگیا کیا آفت آئیگی اگر بادشاہ کو خبر ہوئی تو بلا تامل مجھے قتل کر ڈالے گا اوسنے کہا کہ تو یہ بات کسی سے مت کہنا اور مسند کسی کو مت دکھلانا اور تو اسکو فلان رفوگر کے کہ اپنے فن کا بڑا اُستاد و یکتا ہے رفو کرالے کہ وہ بے معلوم و بے نشان رفو کر دیگا فراش بموجب وصیت نشاندہی کے رفوگر کی دُکان پر گیا اور مسند دی کہ اسمین رفو کردے اور جو مزدوری ہو سو لیلے رفوگر نے نصف دینار مزدوری طلب کی اسنے پورا دینار اوسکو مزدوری دی رفوگر نے رات بھر مین مسند کو رفو کرکے درست کردیا فراش نے مسند لا کر بدستور مقررہ تخت پر بچھا دی جب بادشاہ آکر بیٹھے تو مسند کا رفو دیکھکر فراش سے استفسار کیا کہ یہ رفو کس نے کیا ہے فراش نے اپنی لاعلمی عرض کی بادشاہ نے کہا تو

کچھ خوف نکر اور راست راست بیان کر کیونکہ مین نے ایک مصلحت سے اسمین شگاف کر دیا تھا
یہ سنکر فراش نے بیخوف حقیقت حال مفصل عرض کی بادشاہ نے رفوگر کو طلب کر کے پوچھا
کہ تو نے ایسا رفو عمدہ کبھی اور بھی کیا ہی اوسنے عرض کی کہ کیا ہی بادشاہ نے تھیلی دکھلا کر
دریافت کیا کہ یہ رفو بھی تو نے کیا ہی کہا ہان مین نے کیا شہر کے قاضی نے مجھسے یہ تھیلی رفو
کرائی تھی بادشاہ نے قاضی کو قید کیا اور حکم دیا کہ قاضی روپیہ مدعی کا دیوے قاضی نے
لاچار ہوکر روپیہ دیا بادشاہ نے قاضی کو دار پر کھینچا (۱۰۴) ایک شخص کے گھر مین تھیلی
دینار کی گم ہوگئی اوسنے قاضی کو خبر کی قاضی نے تمام اوسکے گھر کے لوگون کو طلب کیا
اور سب کو ایک ایک لکڑی طول مین برابر دیکے کہدیا کہ جو انمین چور ہوگا اوسکی لکڑی
اور لکڑیون سے ایک اونگل بڑھ جاویگی اور سب کو رخصت کیا اور کہدیا کہ کل کے روز
پھر آنا جبکہ رخصت پاکر یہ لوگ آئے تو جس شخص نے تھیلی لی تھی اس اندیشہ و خوف سے
کہ کہین لکڑی بڑھ نہ جاوے اپنی لکڑی ایک اونگل توڑ کر کم کر دی دوسرے دن جب سب
آئے اور قاضی کے پاس جمع ہوے قاضی نے لکڑی چھوٹی ہونے سے چور کو پہچان لیا اور مال
دلواکر اوسکو تعزیر دی (۱۰۵) ایک شخص نے کسی سے شرط کی کہ اگر مین بازی ہار جاون
تو ایک سیر گوشت میرے جسم سے تو لینا اتفاقاً بازی نہ پائی مدعی نے وفاے شرط چاہی اور سیر بھر
گوشت طلب کیا اس شخص نے گوشت دینے سے انکار کیا جب دونون مین تکرار ہوئی اور
جھگڑا پڑا تو قاضی کے پاس حاضر ہوے اپنی کیفیت بیان کی قاضی نے اول مدعی سے کہا کہ تو
معاف کر اگرچہ اسنے شرط کی ہے مگر آدمی کا گوشت کاٹنا اچھا نہین اور اگر کاٹا بھی تو تیرے
کسی کام نہ آویگا غرضکہ قاضی کا سمجھانا اوسکے خیال مین نہ آیا اور کسی طرح نہ مانا قاضی نے
غصہ سے لاچار ہوکر کہا کہ اچھا اگر تو یہی چاہتا ہے کہ بموجب شرط کے گوشت لیوے تو خیر مگر تو نے
ایک سیر سے کم یا زیادہ کاٹا تو تجھے تعزیر واجب ہوگی مدعی نے لاچار ہوکر معاف کیا (۱۰۶)
دو محتاج بھائی تلاش معاش مین باہم سفر کو گئے راستہ مین ایک تھیلی کہ جسمین سونا اور دو
لعل تھے پائی چھوٹے بھائی نے کہا کہ مین تلاش معاش مین چلا تھا خدا نے یہ مال بے منت
عنایت کیا اب مین اپنے گھر واپس جاتا ہون کہ مدعا حاصل ہوگیا بڑے بھائی نے کہا کہ

مین سیر ملک کی اور تماشا جہان کا کرونگا غرضکہ دونون نے باتفاق اوس مال کو مع لعل
تقسیم کرلیا اور بڑے بھائی نے اپنا روپیہ اور ایک لعل بھی چھوٹے بھائی کو دیا کہ
میرے گھر مین بی بی کو دیدینا اور خود وہان سے سیر کو روانہ ہوا چھوٹا بھائی جب گھر پہونچا
تو اور روپیہ اپنے بھائی کی بی بی کو دیدیا مگر لعل نہ دیا بعد تین سال کے جو بڑا بھائی سفر سے
اپنے گھر آیا اور حال معلوم کیا تو اوسکی بی بی کے پاس لعل نہین پہونچا تھا چھوٹے بھائی سے
پوچھا اوسنے جواب دیا کہ مین نے روپیہ کے ہمراہ لعل بھی دیدیا ہے بڑے بھائی نے کہا
کہ میری بی بی انکار کرتی ہے چھوٹے نے کہا وہ جھوٹی ہے غرضکہ بڑے نے عورت پر تنبیہ اور
بہت سختی کی عورت بیچاری لاچار ہوکر بھاگی اور قاضی کے پاس گئی اور نالش کی
اور حال بیان کیا قاضی نے اوسکے شوہر کو مع بھائی کے طلب کرکے استفسار حال کیا
اور کہا کہ جب تو نے اسکو لعل دیا تھا تو کوئی اور بھی حاضر تھا یا نہین جواب دیا کہ دو شخص گواہ
حاضر تھے قاضی نے کہا کہ اونکو گواہی کی واسطے طلب کرلایا گیا اور دو شخصون کو کچھ دیکر جھوٹی گواہی پر
آمادہ کرکے لایا اونھون نے گواہی دی کہ ہمارے روبرو اسنے لعل دیا ہے قاضی نے اوسکے
شوہر کو حکم دیا کہ یہ عورت کاذبہ ہے تو اپنا لعل اسی سے لے عورت زار زار روتی ہوئی بادشاہ
کے پاس حاضر ہوئی اور اپنا حال مفصل عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ تو دارالعدالت مین
قاضی کے پاس کیون نہین جاتی کہ وہ تیرا انصاف کردے عرض کی کہ مین وہان گئی تھی
مگر میرا انصاف نہین کیا بادشاہ نے یہ سنکر عورت کو تسلی دی اور اوسکے شوہر کو مع
چھوٹے بھائی اور دونون گواہون کے طلب کیا اور سب کو علیحدہ بٹھا کر تھوڑا تھوڑا موم دیا
کہ اوس لعل کی شکل عرض و طول مین بناوین اور لعل کی بزرگی خوردی کی صورت دکھاوین
دونون بھائیون نے ایک صورت عرض و طول برابر یکسان بنائی اور دونون گواہون نے
مختلف صورتین علیحدہ علیحدہ بنائین بادشاہ نے عورت کو بھی موم دیا کہ تو بھی لعل کی
صورت بنا عورت نے عرض کی کہ مین نے اپنی عمر مین لعل کبھی نہین دیکھا ہے کیونکر لعل کی
صورت بناؤن مجھے کیا خبر کہ لعل کیسا ہوتا ہے بادشاہ نے بعد ازان باشتباہ گواہی دروغ
اور بامید دریافت حقیقت حال اور صدق معاملہ کے گواہون کو تنبیہ دی اور سیاست

فرمائی اور کہا کہ اگر تم راست راست بیان کرو گے تو تمھاری جان بخشی ہو والا تمکو ابھی
قتل کرواد ونگا گواہوں نے لاچار ہو کر اقرار کیا کہ ہمنے گواہی جھوٹی دی ہی بادشاہ نے
بعد ازاں چھوٹے بھائی کے چند تازیانہ لگوائی اوسنے بھی اقرار کیا کہ مین جھوٹا اور خطاوار ہوں
پھر قاضی کو طلب کرکے عتاب و خطاب فرمایا کہ تونے تحقیق کرکے بخوبی انصاف کیوں نکیا
اور وہ لعل چھوٹے بھائی سے اوس عورت کو دلوا دیا (۱۰۷) ایک جوان نے ستو
اشرفیاں ایکشخص مرد کو سپرد کین اور خود سفر کو گیا جبکہ سفر سے آیا اور پیر مرد سی اپنی ستو
اشرفیاں طلب کین تو اوسنے انکار کیا کہ تو جھوٹا ہے مجھے تونے نہین دین جوان
قاضی کے پاس فریادی گیا اور حال بیان کیا قاضی نے پیر مرد کو بلا کر پوچھا وہان بھی
اوسنے انکار کیا قاضی نے جوان سی کہا کہ کوئی تیرا گواہ ہے یا نہین جوان نے کہا گواہ کوئی
نہین ہے قاضی نے پیر مرد سی کہا تو قسم کھا لے جوان نے رو کر کہا کہ یہ ہمیشہ جھوٹی قسمین
کھاتا ہے اسکو قسم کی کچھ باک نہین ہے قاضی نے جوان سی کہا کہ جب تو نے اسکو اشرفیان
دی تھین تو تم کہاں بیٹھے تھے جوان نے کہا کہ فلان مقام پر درخت کی سایہ مین بیٹھے تھے
قاضی نے کہا تو پھر کسطرح کہتا ہی کہ کوئی گواہ نہین بلکہ تیرا گواہ درخت ہے تو جا اور اس
درخت کو گواہی کے واسطے لا کہ قاضی تجھکو گواہی کے لیے بلاتا ہی پیر مرد یہ سنکر مسکرایا اور
جوان نے کہا کہ ای قاضی مجھے اندیشہ ہی کہ وہ درخت نہ آئیگا قاضی نے مہر اپنی دی کہ دکھا کر
کہنا کہ قاضی نے بعلامت مہر تجھکو بلایا ہی فوراً آجائیگا جوان مہر قاضی کی لیکر گیا قاضی نے
بعد ایک ساعت کے پیر مرد سی پوچھا کہ وہ جوان اوس درخت کے پاس پہونچا ہوگا یا نہین
پیر مرد نے کہا کہ نہین اتنے مین جوان درخت تک پہونچا اور درخت کو مہر دکھا کر کہا کہ قاضی
تجھے طلب کرتا ہی درخت سی کچھ جواب نہ سنا ملول اور غمگین ہو کر قاضی کے پاس آیا اور کہا کہ
مین نے آپکی مہر دکھا کر درخت کو طلب کیا تھا اوسنے کچھ جواب نہ دیا قاضی نے کہا کہ وہ درخت
آیا تھا اور گواہی دیگیا پیر مرد نے کہا کہ ای قاضی صاحب یہ کیا آپ فرماتے ہین یہان کوئی
درخت نہین آیا قاضی نے کہا سچ ہی کہ وہ درخت یہان نہین آیا لیکن اوسوقت کہ مین نے
تجھسے استفسار کیا کہ وہ جوان درخت کے پاس پہونچا ہوگا یا نہین تو نے جواب دیا کہ

نہین پہونچا ہوگا پس اگر تجھکو اوس درخت کے نیچے مال نہین دیا تھا تو تو نے اوس درخت کو
کیونکر پہچانا اور جواب مین تو نے کیون نہ کہا کہ مجھے کیا معلوم وہ درخت کونسا اور کہان ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یہ جوان راست گو ہے پیر مرد کو الزام دیا اور جوان کو اشرفیان دلوا دین

(۱۰۸) ایک ماہی گیر مچھلیان دریا سے شکار کرکے بازار مین فروخت کرتا تھا اور اوس سے
اپنے عیال کی گذران کرتا تھا ایک روز ایک ایسی عجیب مچھلی زندہ شکار کی کہ ویسی کبھی
شکار نہ کی تھی دل مین کہا کہ اگر اسکو بازار مین بیچونگا تو سوای دو چار آنہ کی نہ بکیگی مصلحت یہ ہے
کہ اسکو بادشاہ کے نذر کرون کہ انعام کثیر پاؤنگا باین امید مچھلی بادشاہ کی نذر گذرانی بادشاہ
دیکھکر بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ ماہی گیر کو سو روپیہ انعام دیوین وزیر حاضر تھا کان مین
عرض کی کہ ایک ذرا سی مچھلی کا اسقدر انعام کثیر دینا مصلحت نہین بادشاہ نے کہا کہ مین اب
حکم دے چکا ہون کیا موقع ہے کہ حکم کو پلٹ دون وزیر نے عرض کی کہ بہتر یہ ہے کہ حضور ماہی گیر سے
استفسار فرماوین کہ یہ مچھلی نر ہے یا مادہ اگر نر بتلاوے تو حضور مادہ طلب فرماوین اور اگر مادہ
بتلاوے تو حضور نر طلب فرماوین ماہی گیر اسکا جوڑا نہ لاسکیگا اور نہ انعام پاویگا بادشاہ نے بموجب
کہنے وزیر کے ماہی گیر سے پوچھا کہ یہ مچھلی نر ہے یا مادہ اوسنے عرض کیا کہ حضور یہ مچھلی خنثی ہے
بادشاہ والا جاہ ماہی گیر کے اس جواب دوراندیش سے بہت خوش ہوا اور اوسی وقت
دو سو روپیہ انعام دیے

(۱۰۹) ایک جماعت سوداگرون کی بادشاہ کے پاس حاضر ہوئی
اور گھوڑے عربی اور ترکی پیش کیے بادشاہ نے پسند کیے اور سب خرید لیے اور لاکھ روپیہ
نقد قیمت سے زیادہ سوداگرون کو پیشگی دیے اور فرمایا کہ اپنے ملکون سے اور گھوڑے لادین سوداگر
رخصت ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ایک دن بادشاہ نے کسی موقع پر وزیر سے کہا کہ نام
احمقون کے تحریر کرکے پیش کرو وزیر نے عرض کی کہ فدوی نے پہلے نام احمقون کے
تحریر کر رکھے ہین اور مقدم سب ناموں کے نام حضرت کا ہے بادشاہ نے دریافت کیا
کہ اسکا کیا باعث ہے عرض کی کہ حضور نے لاکھ روپیے پیشگی سوداگرون کو بغیر اطلاع اونکے
وطن اور بے ضمانت کے عنایت کیے یہ حماقت نہین تو کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر سوداگر
آوین اور گھوڑے لادین تو کیا تیری سزا ہے عرض کیا اگر سوداگر آئے اور گھوڑے لائے

تو نام حضرت کا دفتر حمقا سے خارج کرکے بجای اوسکی نام سوداگرون کا لکھدونگا (۱۱۰)
ایک شاعر سے کچھ قصور ہوا تھا بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اسکو ابھی میرے روبرو
قتل کرے یہ سنکر لرزہ بدن مین شاعر کے پڑا اور ہر عضو اوسکا کانپا ایک ندیم شاہی نے
کہا یہ کیا نامردی اور بزدلی ہے مرد ایسا نہین ڈرتے شاعر نے جواب شاعرانہ دیا کہ اے
ندیم اگر تو مرد ہے تو آ اور میرے مقام مین بیٹھ تا کہ مین یہان سے اوٹھون بادشاہ کو
یہ لطیفہ شاعرانہ پسند آیا خوش ہوکر اوسکی خطا معاف کی (۱۱۱) ایک عورت راہ مین
جاتی تھی ایک شخص اوسکے پیچھے ہولیا عورت نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور میرے
ساتھ کیون آتا ہے مرد نے کہا کہ تجھپر عاشق ہوگیا ہون عورت نے کہا کہ ای نادان مجھپر
کیا عاشق ہوا ہے اور مین کیا عشق کے لائق ہون اگر تجھے عاشق ہونا ہے تو میری بہن
کہ نہایت حسینہ جمیلہ شکیلہ ہے اور پیچھے آتی ہے اوسپر عاشق ہو مرد وہان سے پھرا اور
ایک عورت بدصورت دیکھی نہایت ناخوش ہوا اور پھر اوس پہلی عورت کے پاس آیا
اور کہا تو جھوٹ بولی اور مجھے خراب کیا عورت نے کہا کہ تو بھی راست گو نہین اگر میرا
عاشق تھا تو دوسری سے تجھے کیا کام تھا مرد شرمندہ ہوا (۱۱۲) ایک شخص کبڑا تھا
اوس سے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرا کبڑا پن جاتا رہے یا یہ کہ تیری طرح اور لوگ کبڑے ہو جاوین
جواب دیا کہ مین چاہتا ہون کہ سب میری مانند کبڑے ہو جاوین تا کہ جس چشم حقارت سے مجھے
لوگ دیکھتے ہین مین بھی سب کو دیکھون (۱۱۳) ایک شخص دوکان نانبائی سے پانچ روٹی روز
صبح و شام خریدتا تھا کسی دوست نے اوس سے پوچھا کہ پانچ روٹی خریدنے کا کیا سبب ہے جواب دیا
کہ ایک روٹی مین نگاہ رکھتا ہون اور ایک روٹی کو ضایع کرتا ہون اور دو روٹی قرضہ مین ادا
کرتا ہون اور ایک روٹی قرض دیتا ہون دوست نے اوس سے کہا کہ تیرا کچھ عجب جواب ہے کہ سمجھ مین نہین آتا
صاف بیان کر کہا کہ وہ ایک روٹی کہ مین نگاہ رکھتا ہون خود کھاتا ہون اور وہ ایک روٹی
کہ ضایع کرتا ہون خوشدامن کو دیتا ہون اور وہ دو روٹی کہ واپس کرتا ہون ماں باپ کو دیتا ہون
اور وہ ایک روٹی کہ قرض دیتا ہون اپنے فرزند کو دیتا ہون (۱۱۴) امیر تیمور گورکان انار اللہ برہانہ
جبکہ ہندوستان مین تشریف لائے اور تمام ملک فتح کیا تو ایک روز مطربون کو طلب کیا او

اور فرمایا کہ ہمنے سنا تھا کہ ہندوستانی مطرب بہت کامل ہوتے ہین اتفاقاً ایک مطرب
نابینا روبرو بادشاہ کے آیا اور حاضر ہوکر ایسا سرود شروع کیا کہ بادشاہ نہایت محظوظ
اور خوش ہوے اور نام مطرب کا استفسار فرمایا اوسنے عرض کی میرا نام دولت ہے بادشاہ نے
بطور لطیفہ کے فرمایا کہ دولت بھی نابینا ہوتی ہے اوسنے عرض کی کہ حضور والا اگر دولت
نابینا نہو تو لنگڑے کے گھر کیون آوے بادشاہ نے یہ جواب لطیفہ آمیز بہت پسند کیا
اور انعام کثیر عنایت فرمایا (۱۱۵) دو شخص راستہ مین ملاقی ہوے بعد سلام علیک کے ایک نے
دوسرے کا نام استفسار کیا جب اوسنے بتلایا تو کنیت دریافت کی اوسنے کہا کہ کنیت میری
یہ ہے ابو عبد اللہ السمیع العلیم الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ
یہ سنکر کہا مرحبا بک یا ابا نصف القرآن (۱۱۶) ایک روز بادشاہ ایک شاعر پر رنجیدہ ہوے
اور ناخوش ہوکر جلاد کو حکم دیا کہ اسکو ابھی میرے روبرو قتل کر جلاد اپنی تلوار لینے گیا شاعر نے
حاضرین سے کہا کہ جبتک وہ تلوار لاوے تم سب مجھکو گھونسے ہی مار دو تاکہ بادشاہ خوش ہو اور مجھے
اپنے بادشاہ کا خوش ہونا اپنی جان سے زائد عزیز ہے بادشاہ اس لطیفہ سے خوش ہوے اور اوسکی خطا
معاف کی (۱۱۷) ایک شاعر نے کسی توانگر کی مدح کا قصیدہ کہکر اوسے دیا تو انگر سے کچھ صلہ نپایا
بعد انتظاری اور امیدواری کے کچھ ہجو نظم کی اسپر بھی توانگر نے کچھ نہ کہا ایک روز شاعر توانگر کے
دروازہ پر جا بیٹھا توانگر نے کہا اے شاعر تو نے میری مدح کی مین نے تجھے کچھ نہ دیا پھر تو نے ہجو کی مین نے
کوئی حرف نکہا اب تو کس امید پر یہان بیٹھا ہے شاعر نے کہا اسواسطے بیٹھا ہون کہ تو مرے تو تیرا مرثیہ
کہون توانگر ہنس پڑا اور انعام دیکر رخصت کیا (۱۱۸) ایک شخص نے مرتبہ بزرگ پایا اور امیر ہوا
ایک دوست قدیمی اوسکا مبارکبادی دینے کو اوسکے پاس گیا اوس شخص نے پوچھا کہ تم کون ہو اور
کہان سے اور کسواسطے آئے ہو وہ دوست شرمندہ ہوا اور کہا کہ مجھے آپنے نہین پہچانا مین آپ کا
فلان دوست ہون اور آپکی عیادت کو آیا ہون مین نے سنا ہے کہ آپکو اب بالکل دکھائی نہین دیتا
(۱۱۹) ایک روز ایک جانور کسی درخت پر بیٹھا تھا بادشاہ نے اوسے دیکھا امرا سے کہا کہ مین اسکو تیر سے
مارونگا اور تیر و کمان منگوایا اتفاقاً تیر جو مارا خالی گیا اور جانور اوڑ گیا بادشاہ کو گونہ خجلت ہوئی
ایک شخص نے دفع شرمندگی کیواسطے کہنا شروع کیا کہ بادشاہ کو اگر جانور کا مارنا واقع مین

نظور ہوتا تو قطعًا و یقینًا مار لیتی لیکن جانور پر رحم کرکے قصدًا تیر نہ مارا (۱۲۰) ایک شخص نے
ایک طوطی پالی اور اوسے زبان فارسی تعلیم کی طوطی ہر بات کے جواب مین بزبان فارسی
کہتی تھی درین چہ شک یہ شخص طوطی کو بازار مین فروخت کے واسطے لیگیا اور سو روپیہ اوسکی
قیمت کے ظاہر کیے ایک مغل نے کہ راہ مین جاتے تھے طوطی سے پوچھا کہ تو لائق قیمت
سو روپیہ کے ہے طوطی نے کہا درین چہ شک مغل یہ سنکر خوش ہوا اور طوطی کو خریدا اور اپنے
گھر لیگیا اور جو بات جسطرح کا کلام کہ طوطی سے کہا وہی ایک جواب درین چہ شک سنا دل مین
اپنے شرمندہ اور پشیمان ہوکر کہا کہ مین نے حماقت کی کہ اس طوطی کو خریدا طوطی نے اسپر بھی
وہی درین چہ شک کہا مغل نے مسکرا کر طوطی کو اوڑا دیا (۱۲۱) ایک روز بادشاہ مع
شہزادہ کے شکار کو گئے جبکہ ہوا گرم ہوئی بادشاہ اور شاہزادہ نے اپنے اپنے لبادے ایک
مسخرہ کے کندھے پر ڈالدیے بادشاہ نے ہنسکر فرمایا کہ ابتو تجھپر ایک گدھے کا بوجھ ہوگیا مسخرہ نے
جواب عرض کیا نہین حضور بلکہ دو گدھون کا (۱۲۲) ایک مسخرہ نے کسی عورت سے نکاح کیا
بعد چار مہینے کے عورت سے بیٹا پیدا ہوا شوہر سے کہا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھیگا شوہر نے کہا
کہ اسکا نام پیک یعنے قاصد رکھونگا عورت نے کہا یہ کیا نام ہے کہنے کا ہی جواب دیا کہ اگر پیک
نہین تھا تو نو مہینہ کا راستہ چار مہینہ مین کیونکر طے کیا (۱۲۳) ایک شخص نے دستار ایک
درویش کی چرائی اور بھاگا درویش قبرستان مین جا بیٹھا لوگون نے اوس سے کہا کہ وہ تیری
دستار لیکر فلان باغ کی طرف گیا ہے تو یہان گورستان مین کسواسطے بیٹھا ہے اوسنے جواب دیا
کہ کہین گیا ہو مگر کسی نہ کسی وقت یہان آویگا ضرور (۱۲۴) ایک روز سکندر رومی نے حاضران
دربار سے کہا کہ مین نے کبھی کسی کو محروم نہین کیا اور جسنے مجھسے طلب کیا بلا تامل اوسکو بخشا
ایک شخص نے عرض کی کہ حضور مجھے ایک درم درکار ہے عنایت ہو بادشاہ نے کہا کہ سلاطین سے
حقیر چیز کا سوال کرنا بے ادبی ہے اوس شخص نے عرض کی اگر بادشاہ کو ایک درم
دینے سے شرم آتی ہے تو ایک ملک وسیع عنایت ہو سکندر نے کہا کہ تونے دو
سوال کیے دونون بیجا اول میرے مرتبۂ بادشاہی سے کم تھا اور دوسرا تیری حیثیت سے
زیادہ ہے وہ شخص لاجواب و شرمندہ ہوا (۱۲۵) ایک شخص ایک محدث کے پاس گیا اور

کہا کہ مجھے ایک خط لکھدے محررنے کہا میرے پاؤن درد کرتے ہین اوسنے کہا کہ مین تجھے قاصد کی
نہین کراتا کہ پاؤن کے درد کا عذر کیا مجھے ایک کاغذ تحریر کرانا ہے وہ کردے جواب دیا کہ
یہ سب صحیح ہے لیکن مین جب کسی کا کاغذ لکھتا ہون تو جہان جاتا ہی اوسکی پڑھنے کیواسطے
بھی مین ہی بلوایا جاتا ہون کیونکہ میرا لکھا ہوا دوسرے سے نہین پڑھا جاتا (۱۲۶)
ایک شخص اپنا خط لکھتا تھا ایک مرد بیگانہ اوسکے پاس آیا اور بیٹھکر خط دیکھنے لگا
اوس شخص نے خط مین لکھا کہ اسوقت خط لکھتے ہوے ایک شخص بیگانہ احمق میرے
پاس آ بیٹھا ہے اور میرے خط کو پڑھ رہا ہی اس سبب سے مین اپنا راز نہین لکھتا اوس مرد نے
کہا مجھی تو احمق جانتا ہی کیون اپنا راز نہین لکھتا مین نے تیرا خط نہین پڑھا ہی کہا کہ اگر خط تو نے
نہین پڑھا ہی تو تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ مین نے تجھے خط مین احمق لکھا ہے (۱۲۷)
ایک شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ اگر علی الصباح دو زاغ ایک جگہ بیٹھے ہوے کہین تو
دیکھے تو مجھے خبر کرنا کہ مین اونکو دیکھونگا اور نیک فال لونگا کہ وہ روز مجھپر خوشی گذریگا
القصہ نوکر نے کہین دو زاغ اکٹھے بیٹھے دیکھے جلد آکر اپنے آقا کو خبر کی آقا جب وہان تک
پہونچا تو اتفاقاً ایک کو اودیکھا دوسرا اوڑ گیا تھا نوکر پر بہت غصہ ہوا اور چند تازیانہ لگائی
اوسی وقت اوسکے دوست نے کھانا مکلف بھجوایا نوکر نے عرض کی کہ جناب نے ایک زاغ
دیکھا تھا طعام لذیذ پایا اگر دو زاغ دیکھے ہوتے تو جو کچھ غیظ و غضب تازیانہ و ضرب سے مین نے
پایا ہی وہ آپ پاتے (۱۲۸) ایک روز بادشاہ ظالم تنہا شہر سے باہر گیا تھا ایک شخص کو دیکھا
کہ درخت کے سایہ مین بیٹھا ہی بادشاہ نے استفسار کیا کہ اس ملک کا بادشاہ کیسا ہی ظالم ہے
یا عادل اوسنے کہا کہ بڑا ظالم ہے بادشاہ نے کہا کہ تو مجھے جانتا ہی کون ہون کہا نہین جانتا
بادشاہ نے کہا کہ مین بادشاہ اس ملک کا ہون اوس شخص نے کہا کہ مجھے تو جانتا ہی کہ مین
کون ہون بادشاہ نے کہا کہ نہین جانتا کہا کہ مین فلان سوداگر ہون کہ ہر مہینہ مین تین روز
دیوانہ رہتا ہون اور آج پہلا روز دیوانگی کا ہے بادشاہ یہ سنکر ہنسا اور اوسکو کچھ نہ کہا
(۱۲۹) کوئی شاعر ایک تونگر کے پاس گیا اور بہت اوسکی ثنا و صفت کی امیر بہت
خوش ہوا اور کہا اسوقت میرے پاس نقد کچھ نہین ہے مگر غلہ بہت موجود ہے اگر تو

کل کے روز آوے تو مین تجھکو دون شاعر اپنے گھر گیا اور دوسرے روز علی الصباح توانگر کی پاس آیا اوسنے پوچھا کہ کیون آیا ہی کہا آپ نے آج کا وعدہ غلہ دینے کا کیا تھا اس سبب سے مین آیا ہون توانگر نے کہا عجب احمق ہے غلہ مین تجھی کس بات کا دون تو نے مجھے ایک کلام سے خوش کیا تھا مین نے تجھے ایک کلام سے خوش کردیا شاعر یہ جواب سنکر شرمندہ ہو کر چلا آیا (۱۳۰) ایک درویش کسی بقال کی دوکان پر سودا خریدنے گیا اور سامان لینے مین کچھ جلدی کی بقال نے درویش کو گالی دی درویش غصہ ہوا اور ایک پاپوش بقال کے سر مین ماری بقال نے کوتوال سے فریادی کوتوال نے درویش کو طلب کرکے دریافت کیا کہ تو نے جوتا اسکے کیون مارا درویش نے جواب دیا کہ اسنے مجھے گالی دی تھی کوتوال نے کہا کہ ای درویش تو نے بڑی خطائی ہے تو فقیر محتاج ہی اسواسطے تجھے زیادہ نہین دلاتا مگر آٹھ آنہ جرمانہ بقال کو دے کہ اتنی سزا تجھے بس ہے درویش نے ایک روپیہ جیب سے نکالکر کوتوال کو دیا اور ایک جوتا کوتوال کے رسید کرکے کہا کہ اگر یہی انصاف ہے تو روپیہ کون بھنائی آٹھ آنہ تو لیلا اور آٹھ آنہ بقال کو دیجیو (۱۳۱) ایک شاعر مسکین کسی مالدار کے پاس گیا اور ایسا نزدیک اوسکے بیٹھا کہ شاعر اور توانگر مین ایک بالشت سی زیادہ تفاوت نہ رہا توانگر غصہ ہوا اور ترش روئی سے کہا کہ اے شاعر تجھ مین اور گدھے مین کتنا فرق ہے جواب دیا کہ ایک بالشت کا توانگر جواب سنکے شرمندہ ہوا اور عذر کیا (۱۳۲) ایک فقیر کسی توانگر کے دروازے پر گیا اور سوال کیا اندر سے آواز آئی کہ بی بی گھر مین نہین ہین فقیر نے ظرافت سے جواب دیا کہ مین نے ایک روٹی کا سوال کیا ہے بی بی کو نہین مانگتا (۱۳۳) ایک روز ایک امیر نے میخ پہ تیر اندازی کی اور بہت تیر اندازون نے تیر لگائے مگر کسی کا تیر میخ پہ نہ پہونچا کسی سے نشانہ نہ لگا اتفاقاً کوئی محتاج فقیر وہان پہونچا اور امیر سے کچھ سوال کیا امیر نے اپنی کمان اور تیر فقیر کو دیا کہ نشانہ میخ پر لگا دے فقیر نے تیر میخ پر پرتاب کیا تو تیر میخ پہ پہونچا اور نشانہ صحیح لگا امیر بہت خوش ہوا اور سو روپیہ فقیر کو انعام بخشا اور رخصت کیا فقیر نے امیر سے کہا کہ مین نے سوال کیا تھا کچھ نہ پایا امیر غصہ ہوا اور خفا ہو کر کہا کہ ابھی سو روپیہ تجھے انعام دیا ہے اور اے امیر تو یہی کہتا ہے کہ مین نے کچھ نہین پایا یہ بات بہت بیجا ہی

جواب دیا کہ حضرت غصہ نہون کیونکہ یہ سو روپیہ مین نے میخ مارنے کے لیے سوال سے
مجھے کیا ملا ہے امیر اس جواب سے خوش ہوا اور سو روپیہ انعام کا دیا (۱۳۴) ایک
رات قاضی صاحب کتابونکا مطالعہ کر رہے تھے کتاب مین دیکھا کہ جس شخص کا سر
چھوٹا اور داڑھی دراز ہو وہ شخص احمق ہوتا ہے خیال کیا کہ میرا سر چھوٹا اور داڑھی
دراز ہے دل مین کہا کہ سر بڑا کرنا تو اپنے اختیار مین نہین ہے مگر داڑھی اسقدر دراز
کیون رکھون بقدر قبضہ لنبی یعنے ایک مشت رکھلون مقراض تلاش کی تو نہ ملی
ناچار جسقدر داڑھی رکھنا منظور رکھی ہتھی مین پکڑ کر باقی جو دراز تھی اوسکو اوسی وقت
چراغ پر رکھا جبکہ بالون مین آگ لگی اور شعلہ ہاتھ پر پہونچا تو بے اختیار داڑھی
چھوڑدی تمام داڑھی جلگئی اور سارا منہ جھلس گیا تب تو قاضی جی بہت شرمندہ ہوے
اور جانا کہ کتاب مین جو نشانی حماقت کی لکھی ہے بالکل صحیح ہے جسکا سر دست امتحان بھی
ہوگیا (۱۳۵) کوئی شخص ایک درویش کے پاس گیا اور تین سوال کیے اول یہ کہ تو کہتا ہے
کہ خدای تعالی سب جگہو حاضر و موجود ہی مین اوسکو کہین نہین دیکھتا کہان ہی دوسرا یہ کہ آدمی کو
کچھہ قدرت نہین ہے اور بغیر ارادہ خدا کی کچھہ نہین کرسکتا پس سزا اعمال کی بیجا ہی کہ اگر آدمی کو
اختیار ہوتا سب کچھہ اپنی واسطے خیر اور بہتر کرتا تیسرے یہ کہ شیطان کو آتش دوزخ مین کس طرح
جلائے گی کیونکہ اوسکی پیدائش خود آتش سے ہی اور آگ کا اثر آگ مین کیا ہوگا درویش نے
یہ تینون سوال سنکر ایک مٹی کا ڈھیلا اوس شخص کے سر مین مارا اور وہ شخص آہ آہ کرتا ہوا
قاضی کے پاس فریادی گیا کہ مین نے فلان درویش سے تین سوال کیے تھے جواب کچھہ نہ دیا اور
میرے ڈھیلا ایسا زور سے مارا کہ جس سے سر مین بہت درد ہی قاضی نے درویش کو بلایا اور
کہا کہ تو نے اسکے سوالات کے جواب مین ڈھیلا کیون مارا درویش نے کہا اسکا وہی
جواب ہی جو ڈھیلا مارنے سے حاصل ہے یعنے وہ کہتا ہی کہ میرے سر مین درد ہے اگر وہ
سر کا درد دکھلا دی تو مین بھی خدا کو دکھلا دون اور کیون میری نالش دار العدالت مین
آکے کی اور جو کچھہ کرتا ہی خدای تعالی کرتا ہی پس مین نے بے ارادہ خدا ے تعالی کے
اسکو نہین مارا اور مجھہ کیا قدرت ہی کہ مین اسکو مارتا اور پیدائش آدمی کی خاک سے ہے